REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد — شمارہ ۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

2628.
Major Zaheeruddin Khan Sahib
A.M.C.
Army Hospital,
Dept. of Opthalmology,
DELHI CANTT - 110010.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ رفتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں کامرانی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دُعائیں کرتے رہیں۔

● — جلسہ سالانہ قادیان اپنی مقررہ تاریخوں میں بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ بہت سے مہمانانِ کرام اپنے اپنے مستقر کے لئے روانہ ہو چکے ہیں اور ابھی بہت سے دوست مرکزِ سلسلہ میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

● — مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام و احبابِ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

الحمد للہ

۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ — یکم صلح ۱۳۶۶ ہش — یکم جنوری ۱۹۸۷ء

قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کے ۹۵ ویں جلسہ سالانہ کا رُوح پرور انعقاد

ملک کے دُور دراز علاقوں سے شمعِ احمدیت کے پروانوں کا عظیم الشان رُوحانی اجتماع

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام

علماءِ سلسلہ کی دینی و علمی تقاریر، پُرسوز اجتماعی دُعاؤں، عبادات و نوافل اور محبت و اخوت کے پُرکیف نظارے

مُرتبہ:- مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس بمعاونت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج بمبئی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کے دائمی رُوحانی مرکز قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کا پچانوے (۹۵) واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۶ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ نہایت عمدہ رُوح پرور ماحول میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ باوجود ملک کے ناساز حالات کے امسال بھی ہندوستان کے طول و عرض سے شمعِ احمدیت کے پروانے محض للہ رُوحانیت سے اپنی جھولیوں کو بھرنے کی نیت سے ان مبارک ایام میں اپنے رُوحانی مرکز میں آ جمع ہوئے۔ انہوں نے اپنے قیمتی اوقات ذکرِ الٰہی۔ نوافل۔ عبادات کے التزام۔ دُعاؤں اور درود شریف کے وِرد اور علماءِ کرام کی علمی و رُوحانی تقاریر سُننے میں گزارے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے مختلف علاقوں اور مختلف رنگ و نسل کے مختلف زبانیں بولنے والے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر جس پیار و محبت اور خلوص سے ملتے ہیں یوں لگتا ہے کہ ایک کنبہ اور خاندان کے مختلف اشخاص ہیں جو باہم مل رہے ہیں۔ یہ پُرکیف نظارے آج دُنیا کے کسی قطعۂ زمین یا کسی نظام میں آپ کو نظر نہیں آئیں گے۔ ہر سال کا جلسہ سالانہ یہ عجیب نظارہ پیش کرتا آ رہا ہے۔

پہلا دن — پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے صبح زیرِ صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہوا۔

پرچم کشائی

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان و ایڈیشنل ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے پرچمِ احمدیت لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ اُس وقت تمام احباب احتراماً کھڑے ہو کر زیرِ لب یہ دُعا پڑھ رہے تھے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

جونہی احمدیت کی فتح و نصرت کا نشان لوائے احمدیت اپنی پوری شان اور وقار کے ساتھ فضائے قادیان میں لہرانے لگا، جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔

پرچم کشائی کے بعد محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رُوح پرور منظوم کلام پُرکیف انداز میں سُنایا جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نُور اُس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

آگے مسلسل صفحہ ۲ پر ←

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

منجانب:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اُڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

پیغام حضور ایدہ اللہ اور اجتماعی دُعا

نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت رُوح پرور اور بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سُنایا جو اِسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔

پیغام سُنائے جانے کے بعد صدر محترم نے نہایت رقت اور درد کے ساتھ اجتماعی دُعا کروائی۔

ہستی باری تعالیٰ

اِس نشست کی پہلی تقریر محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر علم ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کی ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر نہایت علمی اور پُراز معلومات ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ تمام مذاہب کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا اور اُسی کی عبادت کرنا انسان کی زندگی کا مقصد ہے۔ موجودہ زمانہ میں بدامنی اور فساد کی جو زیادتی پائی جاتی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور اس کا خوف دل میں نہیں ہے۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں مندرجہ ذیل اعتراضات کا نہایت مُدلل رنگ میں اور قرآن مجید اور سائنس کی بنیاد پر جواب دیئے۔

۱۔ اگر خدا ہے تو وہ نظر کیوں نہیں آتا؟

۲۔ یہ قانونِ قدرت اس قدر کامل و مکمل ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی بالا ہستی کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

۳۔ کائناتِ عالم کی تخلیق خود بخود ہوئی کیوں نہ مانی جائے؟

۴۔ کائنات کی موجودہ صورت ارتقاء کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا خدا کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

۵۔ خدا کا عقیدہ مذہب کی پیداوار ہے جس کا سائنس انکار کرتی ہے۔

۶۔ اگر خدا ہے تو پھر دُنیا میں جرائم کیوں ہوتے ہیں؟

۷۔ اگر خدا ہے تو دُنیا میں ضرر رساں چیزیں کیوں پائی جاتی ہیں؟

محترم حافظ صاحب نے نہایت ناقابلِ تردید انداز میں ان تمام اعتراضات اور سوالات کا تجزیہ کر کے اس زمانہ کے حکم و عدل اور مامور من اللہ جو ہستی باری تعالیٰ پر تجربہ کار تھے یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت بصیرت افروز اور پُرجلال تعلیمات و احکامات کی روشنی میں جواب دیئے۔

سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اِس اجلاس کی دُوسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی ہوئی۔ آپ نے سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر مُسلموں سے عفو اور رواداری کے سلوک پر نہایت مؤثر انداز میں خطاب فرمایا۔ آپ نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات سید ولدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں مثلاً عفو و درگذر۔ غیر مُسلموں سے حُسنِ سلوک، نیز اسلام کی تبلیغ میں حُسنِ اخلاق، غیر مُسلموں کے اِس اعتراض کا جواب کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ بہت سے واقعات عیسائیوں اور مخالفینِ اسلام کے ساتھ رواداری کے بیان کئے۔ نیز مدنی زندگی کے واقعات اور ولیۃ مطہرات کے شواہد پیش کئے۔ جانی دُشمنوں کو معاف کرنا اور اُن سے حُسنِ سُلوک، مدافعانہ جنگوں کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کے اعلیٰ اور حسین ترین اخلاق اور سیرت کا ذکر کیا۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اسلام نے اپنے دورِ اقتدار میں اپنے آقا و مطاع کی پیروی میں غیر مُسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی۔ لیکن آج کی نام نہاد اسلامی حکومت پاکستان نے ایک کلمہ گو جماعت کی مساجد کو مسمار کرنے اور اذان دینے پر پابندی لگائی ہے۔ آپ نے اس طریق کو اسلامی رواداری کے خلاف اسلام کی حسین تعلیم پر ایک بدنما دھبہ قرار دیا۔ آپ نے بہت سی جنگوں کا ذکر کرتے ہوئے غیر مسلموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ذکر فرمایا۔ آخر میں آپ نے سرورِ کائنات صلعم کی زندگی کے اُسوۂ حسنہ اور سیرت کے ہر پہلو کو اپنی زندگیوں میں رائج کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس تعلق سے آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات بھی پیش فرمائے۔

اِسلام میں عورت کے سماجی حقوق

اِس نشست کی آخری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے کہا، موجودہ زمانہ میں پر سہا برس کے تجارب کے بعد جب دُنیا میں اقتصادی، معاشرتی، سیاسی اور سائنسی ترقیات کے ساتھ ساتھ افکار اور اندازِ فکر بدلنے لگے اور تہذیب کے نئے مسائل اُٹھ کھڑے ہوئے تو عالمگیر طور پر نوعِ انسان کے حقوق کے تحفظ کے لئے کچھ نئے اصول اور ضوابط وضع کرنے پڑے۔ آپ نے اسلام میں عورت کے حقوق اور اس کے حقیقی مقام کے تمام پہلوؤں کی نہایت ہی عالمانہ انداز میں وضاحت فرمائی اور یکساں سِول کوڈ کے نقصانات اور اسلامی شریعت کے احکام کے عین فطرتِ انسانی کے مطابق ہونے کا ذکر بھی کیا اور بتایا کہ یکساں سِول کوڈ کے مطالبہ سے دراصل مُسلم معاشرہ کو اس کی تمام امتیازی خصوصیات سے محروم کر کے اکثریت کے معاشرے میں ملا دینے کی مذموم کوششیں کی جارہی ہیں۔ آپ نے کہا کہ نئے دَور کے نئے تقاضوں کے پیشِ نظر یو۔این۔او نے دس دسمبر ۱۹۴۸ء کو HUMAN RIGATS CHARTER (منشورِ حقوقِ انسانی) کو منظور کیا جس میں ہر شخص کی آزادئ خیال۔ آزادئ ضمیر۔ آزادئ مذہب اور اپنے عقیدہ کے موافق عبادت کرنے اس کے اصول پر عمل کرنے اور اس کی تعلیم، تبلیغ اور اشاعت کرنے کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے اور یہ ساری چیزیں سیکولر حکومت اور جمہوریت کی جان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے دانشوروں، سیاستدانوں اور لیڈروں کو صحیح رنگ میں رہنمائی فرمائے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۴ پر)

دَورۂ برطانیہ کے تاثرات

ہم اور ہمارا ماحول برطانیہ میں

(۱)

خوشا وہ مہبطِ موعود مل گیا ہم کو — کہ منتظر تھے طلبگار جس کے صدیوں سے
بجا ہے ناز کریں اپنی خوش نصیبی پر — بچا لیا ہے خدا نے ہزار بدیوں سے

(۲)

ہمارے چاروں طرف مگر عجب کا ہے سیلاب — ہر ایک فرد ہے مخمور بادۂ خوشِ آب
ہر ایک دوڑ رہا ہے حصولِ زر کے لئے — ہر ایک عیش و طرب کے خیال میں غرقاب

(۳)

حسین تصورِ یار دل کسی کو نہیں — کسی کے پاس نہیں دولتِ یقین و یقیں
نہیں ہے کوئی شناسا یہاں قناعت سے — نقطہ ہے لذتِ دنیا یہاں ہر ایک کا دیں

(۴)

قدم قدم پہ سینو ہے، پب ہے، ہوٹل ہے — نفس نفس میں تلاطم ہے ایک ہلچل ہے
کرشمہ ناچ، حیاسوز حرکتوں میں مگن — پسند گویا بشر کو مقامِ اسفل ہے

(۵)

گلی گلی میں ہے سیلابِ روشنی کا رواں — مگر دِلوں میں نہیں روشنی کا نام و نشاں
روش روش پہ جہاں بھر کے لالہ و گل ہیں — جگہ جگہ پہ ہیں حوا کی بیٹیاں رقصاں

(۶)

بجا کہ ہر کہ و مہ ہے یہاں پہ با اخلاق — ہر ایک چیز کو حاصل یہ کیو میں کرتے ہیں
لڑائی جھگڑا نہیں کوئی ذات پات نہیں — مگر ستم ہے کہ یہ وحشتِ زر پہ مرتے ہیں

(۷)

ہوس ہائے انسان کے باوجود یہاں — دھنک کے بھی آثار پائے جاتے ہیں
کلیسا کی بدولت خُدا سے گھبرا کر — ہر ایک پیچ پہ بیمار پائے جاتے ہیں

(۸)

چمکتی دھوپ میں ہاتھ ملتا ہے کہیں — ہر اک نمائش حُسنِ نہاں پہ مائل ہے
قیاس کیجئے اِس پر کہ کیا ہے رنگِ چمن — حیا مزید وضاحت کی راہ میں حائل ہے

(۹)

مرے عزیزو مرے ساتھیو ذرا سوچو! — خُدا کے کتنے ہیں احسان تم پہ غور کرو
خوشا کہ شمعِ خلافت ہے ضوفشاں تم پر — اُسی کے نور سے تاریکیوں کو دُور کرو

(۱۰)

بفیضِ ساقیٔ کوثر اُسی کے مست ہیں ہم — زہے نصیب کہ ہم پر ہے اُس کا لطف و کرم
مقیمِ ساقیٔ کوثر ہے ساقیٔ گلفام — ہمارے میکدے کے سامنے پست عرش و حرم

(۱۱)

مقام شکر ہے ہم پہ ہے سایۂ رحمت — ہمارے حق میں خُدا کا ہے وعدۂ نصرت
نہیں ہے خوف اذیت رسیں درندوں سے — حصارِ مہدیٔ دوراں ہے موجبِ راحت

(۱۲)

اُٹھو کہ داعی اِلی اللہ آج کوئی نہیں — تمہیں ہو مہدیٔ دوراں کے باوفا خدام
تمہیں نے شرک کو توحید میں بدلنا ہے — نہ بھولنا کہ تمہیں ہو معلّمِ قرآں

(۱۳)

تمہیں حقیر سمجھتا ہے کم نگاہ تو کیا
ضرور اپنے کئے کی سزا وہ پائے گا
رہِ وفا پہ رہے گا جو گامزن شبیرؔ
خُدا سے حُسنِ عمل کی جزا وہ پائے گا

شبیر احمد واقفِ زندگی۔ ربوہ

میں ہندوستان کے اُفق پر اسلام کیلئے خوش آئند اور ظفر مند حالات دیکھ رہا ہوں!

آپ کیلئے ضروری ہے کہ ہندوستان کو جلد از جلد اسلام کے آغوش میں لانے کی کوشش کریں

امامِ وقت کو قبول کئے بغیر اس دنیا میں نہ سچی زندگی مل سکتی ہے اور نہ طمانیتِ قلب میسر آ سکتی ہے!!

جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۶ء کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

اللہ کے فضل سے ہندوستان کی جماعتوں میں کروٹ لے کر اُٹھنے کے آثار پیدا ہوئے ہیں۔ جو جماعتیں اُٹھ چکی ہیں وہ چلنے لگی ہیں اور جو پہلے چل رہی تھیں اب بھاگ رہی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کے اُفق پر اسلام کے لئے خوش آئند اور ظفر مند حالات دیکھ رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کو اِس دُنیا کے مامور کا مولد و موطن بنایا ہے۔ اور کوئی سرزمین اس کے اس اعزاز کو چھین نہیں سکتی۔ اس لئے آپ پر ضروری ہے کہ اپنی اس عظیم حیثیت کو پیشِ نظر رکھیں۔ اور ہندوستان کو جلد از جلد اسلام کے آغوش میں لانے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس الہام "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعہ ہند میں۔" (تذکرہ ص ۴۸۵) کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے لئے عظیم الشان قلعہ ثابت ہوگا۔

جہاں تک تبلیغِ اسلام کا تعلق ہے 'مسلمان را مسلمان باز کردند' کے پیغام کو بہرحال کسی بھی پہلو بھلانا نہیں چاہیئے۔ خصوصیت سے اس کا اطلاق ہندوستان کے مسلمانوں پر ہوتا ہے۔ احمدیت اُن کے لئے حقیقی پناہ گاہ کا درجہ رکھتی ہے۔ اُن کے دین اور دُنیا کا سنورنا احمدیت سے وابستہ ہو چکا ہے۔ اس لئے ان کے حال پر رحم کریں۔ اور جلد از جلد بے مقصد، غیر منظم اور خدمتِ دین سے غافل زندگی بسر کرنے کے وبال سے ان کو بچائیں۔ اور یقین دلائیں کہ امام وقت کو قبول کئے بغیر اس دُنیا میں نہ سچی زندگی مل سکتی ہے اور نہ طمانیتِ قلب میسر ہو سکتی ہے۔ احمدیت میں نئی زندگی پائیں گے اور طمانیتِ قلب حاصل کریں گے اور زندہ رہنے کا لطف اُٹھانے لگیں گے۔

پنجاب کی نسبت سے سکھوں میں اور ہندوستان کے دُوسرے علاقوں کی نسبت سے ہندوؤں میں تبلیغ غیر معمولی حیثیت رکھتی ہے۔ نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی قوم کی اجارہ داری ہے نہ اسلام پر۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لئے تھے۔ اور اسلام بھی سب کے لئے ہے۔ اس لئے ہندوؤں کا بھی اس پر اسی طرح حق ہے جس طرح ہندوستان کے سب باشندوں کا حق ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اسلام کا پُرامن پیغام دیتے ہوئے پُرامن طریق پر پیغام دیں۔ صبر اور استقامت کے ساتھ، اثر کرنے والی نصیحت اور دُعاؤں کے ساتھ۔ اور سچی انسانی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار ہو کر۔ بحث برائے بحث یا دوسرے فریق کو نیچا دکھانے کے جذبہ سے تبلیغ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جس کو پیغام دیں اُس کو یہ احساس ہونا چاہیئے بلکہ یقین ہونا چاہیئے کہ آپ اس سے سچی ہمدردی کے ساتھ اسے رُشد و ہدایت کی طرف بُلا رہے ہیں۔

مذہب دُنیا میں فسادات کی بنا پر بہت بدنام ہو چکا ہے۔ اور ہندوستان بھی اس میں سے کثیر حصّہ پا چکا ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ اپنے بہترین اور دلکش انداز سے ان داغوں کو دھوئیں۔ اور ان امارت کو دُور کریں۔ اور اپنے اہلِ وطن پر یہ ثابت کر دیں کہ اسلام ہی نہیں بلکہ دُنیا کا کوئی مذہب بھی سچا نہیں ہو سکتا اگر وہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے خلاف نفرت، دُشمنی اور بُغض و عناد کی تعلیم دے۔ مذہب وہی سچا ہے جو انسان کو انسان سے پیار کرنا سکھائے۔ اور ایسا مہذب بنا دے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا اہل بن جائے۔ وہ شخص جو انسان کے حقوق ادا نہیں کر سکتا اور انسان سے محبت اور پیار کا رویّہ اختیار نہیں کر سکتا وہ خُدا تعالیٰ کا پیارا بھی نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پیار سکھانے اور پیار حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔

آخر میں صرف اس اَمر پر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہُوں کہ ایسا نہ ہو کہ غیروں کو تو آپ محبت کی تعلیم دے رہے ہوں اور آپس میں ایک دُوسرے سے لڑیں اور محبت و الفت کی بجائے باہم اختلافات اور عداوت کا ماحول پایا جاتا ہو۔ اگر خدانخواستہ کسی کا ایسا ماحول ہو تو اہلِ ہندوستان اسے کہہ سکتے ہیں کہ 'اے معالج پہلے اپنا علاج تو کر'۔

پس یہ امر مدِ نظر رہنا لابدی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"میں تو دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اوّل خُدا کی توحید اختیار کرو، دُوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دِکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔ یاد رکھو کہ تالیف ایک اعجاز ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ ص ۴۸)

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ دُنیا میں فلاح پاؤ اور آخرت میں خُدا کے مقرب بندوں میں شمار ہو۔ اور آپ کی نسلیں بھی اس فیض سے وافر حصّہ پائیں جو مسیحِ محمدیؐ اس دُنیا میں لے کر آیا۔

والسّلام

خاکسار - مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

"خُدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو!" (کشتی نوح)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۵/۱ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- GLOBEXPORT

پہلا دن ـــــ دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر وعصر ۲½ بجے بعد دوپہر پہلے دن کے دوسرے اجلاس کا آغاز محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم قاری حافظ نواب احمد صاحب گنگوہی کی تلاوت قرآن مجید کے مکرم وحید الدین صاحب شمس نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دُنیا میں جگمگائے جا

فلسفہ نماز احکام شریعت کی روشنی میں

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے نماز اور فلسفہ نماز کا الگ الگ تجزیہ کرنے کے بعد بتایا کہ ایک چیز واقعات اور تفصیلات کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور دوسری اس کے پس منظر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ مثلاً نماز ایک خاص رنگ کی عبادت ہے جو بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ لیکن اگر کوئی دریافت کرے کہ نماز کیوں پڑھی جاتی ہے اس کا فلسفہ کیا ہے تو ہم اسے نماز کے احکام اور اس کے شرائط کی تفصیل نہیں بتائیں گے بلکہ اس کی غرض وغایت اس کے اندر کیا مصلحتیں پوشیدہ ہیں اور کیا کیا خوبیاں ہیں یہ بیان کریں گے۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کو دین حق انہی معنوں میں قرار دیا گیا ہے کہ یہ دین باقی تمام ادیان پر اس لئے تفوق رکھتا ہے کہ اس کے تمام احکام حکمت و فلسفہ پر مبنی ہے۔ اس تمہید کے بعد فاضل مقرر نے وضو و تیمم۔ قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھنے۔ مساجد میں نماز ادا کرنے۔ نماز میں صف بندی کرنے۔ پنجوقتہ نمازوں کے اوقات کے تعین کی اور ارکان نماز وغیرہ کا فلسفہ بیان فرمایا۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے نماز کی علت غائی بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کرام کے مبارک نمونہ پر روشنی ڈالی۔

اسلام میں صبر و رضاء کی تعلیم اور ابتلاء کے دَور میں جماعت احمدیہ کا نمونہ

اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے مختلف انبیاء کا ابتلاء اور امتحانات کے دَور سے گزرنے کا ذکر کیا۔ خصوصاً سرور کائنات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ تمام مظالم جو گذشتہ انبیاء پر مختلف زمانوں میں توڑے گئے، آپ پر توڑے گئے۔ اسی طرح آپ پر ایمان لانے والے صحابہ کرامؓ کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ پر پاکستان کی نام نہاد مسلم حکومت کی طرف سے توڑے جانے والے مظالم کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کے یوم تاسیس سے ہی مخالفت کے طوفان اٹھائے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی سُنّتِ قدیمہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دی اور مخالفین کی ہر کوشش اور ہر رکاوٹ کو دُور کر دیا۔ اس تعلق سے آپ نے جماعت کی جانی اور مالی قربانیوں کا بھی مفصل ذکر کیا۔ خصوصاً پاکستان میں جماعت کے نوجوانوں کے درد انگیز واقعات بیان کئے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ وہ وقت دُور نہیں جب خدا تعالیٰ کا یہ مشن اس کی سُنّتِ قدیمہ کے مطابق کامیاب ہوگا اور دُنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اسے اپنے مقصد میں ناکام بنا سکے۔

اس تقریر کے بعد مکرم عبد الکریم صاحب ملکانہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی مندرجہ ذیل نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

نظارتوں کے چند اعلانات سُنائے جانے کے بعد یہ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دُوسرا دن
پہلا اجلاس

مقدس جلسہ سالانہ کے دُوسرے دن کا پہلا اجلاس محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ۔ ڈی کی زیر صدارت مکرم عبد القدیم صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ مکرم عبد العلیم الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سُنایا جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

قرآن مجید کی پیشگوئیاں
(زمانۂ حاضرہ کے متعلق)

اس نشست کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے موجودہ زمانہ سے متعلق قرآن مجید کی پیشگوئیوں کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے سائنس کی موجودہ ترقی کا ذکر کیا۔ اس تعلق سے آپ نے خصوصی طور پر یاجوج ماجوج کے ظاہر ہونے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کی ایجاد۔ تیز تر نئی سواریوں کے نکلنے۔ عربوں کی شکست اور اسلام کی ترقی سے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام کی یہ موعودہ ترقی جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوگی جس کی ابتدا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوچکی ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اب اسلام کو اسی جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دوبارہ دُنیا میں شان و شوکت عطا فرمائے گا۔

ظہور امام مہدیؑ کے بارے اعتراضات اور اُن کے جوابات

اس اجلاس کی دوسری تقریر خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ خاکسار نے بتایا کہ چونکہ رہتی دُنیا تک کے لئے کامل راہنمائی قرآن مجید اور حضور علیہ السلام کے اُسوۂ حسنہ میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے کسی نئی شریعت اور نئے مذہب کی ضرورت نہیں ہے۔ باوجود اس کے حضور صلعم نے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے امام مہدی کے بارے میں بے شمار پیش خبریاں فرماتے ہوئے اُمت کو اُس کی بیعت کی تاکید فرمائی ہے۔ اس تمہید کے بعد خاکسار نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے بارے میں آپ کا نام۔ خاندان۔ گاؤں اور ملک کا نام۔ آپ کا زمانہ۔ جماعت کا علم۔ زمین وآسمان پر ظاہر ہونے والے عظیم الشان نشانوں اور آپ کے کارناموں کے بارے میں پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ ان تمام علامات کا مصداق صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف لائے۔ اس کے بعد مخالفین کی طرف سے کئے جانے والے بعض اعتراضات کا ذکر کرکے ان کا جواب دیا۔ اس ضمن میں خاکسار نے بتایا کہ بعض علماء امام مہدی کے متعلق جو احادیث ہیں اُن کو ضعیف قرار دیتے ہوئے اور کسی میں حدیث کو خواہ وہ پوری ہوچکی ہو، اس لئے قبول نہیں کرتے کہ امام مہدی کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے، حالانکہ قرآن مجید نے واضح رنگ میں بیان فرمایا کہ امام مہدی کہتے ہی نبی کو ہیں۔ بعض صورتوں میں وہ صاحب شریعت ہوتے ہیں اور بعض صورتوں میں غیر شرعی نبی۔ غیر نبی کے لئے یہ لفظ (مہدی) قرآن کریم میں کہیں نظر نہیں آئے گا۔ خاکسار نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ ہونے والے غلبۂ اسلام کے بارے میں بعض پیشگوئیاں بیان کیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم سید عبد الحق صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

سیرت حضرت گورو نانکؒ

اس نشست کی آخری تقریر پنجابی زبان میں مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد کی ہوئی۔ آپ نے حضرت بابا گورو نانکؒ کی سیرت کو گُربانیوں سے نہایت احسن انداز میں بیان کیا۔ آپ نے بابر بادشاہ کی حضرت بابا گورو نانک سے عقیدت اور بعض دیگر مسلم زعماء کی عقیدت کے واقعات بیان کئے جس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ کی بزرگانہ شخصیت نے ایک نمایاں روحانی انقلاب پیدا کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت بابا نانک کے دربار میں مسلمان راگی بھی ہوتے تھے جو اسلامی مساوات کا [illegible] پیش کرتے تھے۔ آپ نے ہدایت کی تعلیم دی۔ اور مخلوق خدا کو خدا کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ اگر دُنیا کے دُکھوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو یہ تعلق اپنے خالق ومالک کے ساتھ پیدا کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ آپ نے آخر میں بتایا کہ آج آپ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تشریف لائے جو روحانی انقلاب کے بانی ہیں۔

اس تقریر کے بعد نظارتوں کے چند اعلانات ہونے اس کے بعد آج کے پہلے وقت کی نشست بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

خطبہ جمعہ

جلسہ کی کارروائی اور تیاری جمعہ کے بعد احباب کرام مسجد اقصیٰ میں اور مستورات مسجد مبارک میں پہنچیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں سب سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور آپ کی انتھک دینی مہمات کا ذکر کیا۔ پھر فرمایا کہ سچا مذہب وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کا حامل ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی تعلیمات کا پرتو اور اس کی صفات کا جلوہ اس مذہب میں نظر آتا ہو۔ اس پر ایمان لانے والے کو یقین کامل اور طمانیت قلب حاصل ہو کہ اس مذہب پر ایمان لانے سے میں نے اپنے مقصد کو پالیا ہے۔

حضرت رسول کریم صلعم نے اپنی تعلیم و تربیت اور اپنے عملی نمونے سے انسان کی سچی ہمدردی بھلائی اور خیر خواہی پر بہت زور دیا ہے۔ اور فرمایا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ دین تو سراسر خیر خواہی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنوں اور غیروں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کے ایمان افروز واقعات سُنائے۔ اور فرمایا کہ ہم احمدیوں کے پاس دلائل و براہین بہت ہیں اس پہلو سے ہمارا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہمارے اعمال ہمارے اخلاق بھی ایسے ہونے چاہئیں کہ کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے۔ اگر ہماری زندگی ہماری طرف سے پیش کی جانے والی تعلیمات سے مطابقت رکھنے والی نہ ہو تو لوگ ہمارے قریب آنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے درمیان وہ اخوت اور اُلفت پیدا فرمائے جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام پیدا کرنا چاہتی ہے۔

دُوسرا دن ـــ دُوسرا اجلاس

بعد نماز جمعہ وعصر دُوسرے دن کی دُوسری نشست محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی۔ عزیزم محمد رفیق صاحب مدراسی نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے سُنائی۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور داعی اِلی اللہ کی تحریک

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید عبد الباقی صاحب ایم۔ اے۔ بنگلور کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے [illegible] کہ نبی اور [illegible] اللہ تعالیٰ کی واحدانیت [illegible] ہے کہ [illegible] مامور اور مرسل داعی الی اللہ [illegible] انسان میں صرف اس کی وحدانیت کی تبلیغ کرتا رہے۔ اور احکام الٰہی کی روشنی میں لوگوں کو پاک اور [illegible]

کی تمیز کرنا سکھائے اور خشکی اور تری میں پھیلے ہوئے فسادات اور گمراہی کو دور فرما کر لوگوں کو امن اور شانتی کی تعلیم دے۔ اس کے بعد مقرر صاحب نے انبیاء کرام کی بعثت اور دعوت الی اللہ کے نتیجہ پیدا شدہ روحانی انقلاب کا ذکر کرنے کے بعد اس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض بیان کی اور خدا تعالیٰ کی اس بشارت کا ذکر فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اس کے مطابق جماعت احمدیہ کی عالمگیر حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی نہایت شاندار اور کامیاب تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک دعوت الی اللہ کی برکات کا اچھے پیرائے میں ذکر کرتے ہوئے آپ نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کی ضرورت پر زور دیا۔

ذکر حبیب علیہ السلام

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُن احسانات کا مختلف تاریخی اور ایمان افروز شواہد کا ذکر فرمایا جنہوں نے حضور کو قتل کرانے ذلیل کرنے ناکام کرنے کی انتہائی کوشش کی یا جنہوں نے کُفر کے فتوے لگانے اور ملک بھر میں دورہ کر کے فتنے برپا کئے۔ ایسے پُر احسان اور فیاضانہ سلوک اور عفو اور درگزر کی کوئی مثال اس زمانہ میں نہیں دی جا سکتی جیسے ظالم حریفوں سے فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت سرور دو عالم نے درگزر فرمایا تھا۔ محترم ملک صاحب نے اپنی ایمان افروز تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کی زبوں حالی اور جاہلانہ حیثیت کا نقشہ کھینچنے کے بعد آپ کی پاکیزہ زندگی کی بعض جھلکیاں پیش فرمائیں۔

آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک کے کئی واقعات پیش فرمایا۔ نیز غیر مسلموں کے حق میں حضرت اقدس علیہ السلام کے پُر شفقت اور ہمدردانہ سلوک کے متعلق بھی نہایت مؤثر واقعات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام جیسے شفیق وجود نے ہمیشہ ہی صبر کی تلقین فرمائی۔ مسلمانوں کے شدید مظالم کے باوجود حضور اپنے شعر میں فرماتے ہیں کہ

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعویٰ حب پیمبر

کہ اے دل تو اُن لوگوں کا لحاظ رکھ کیونکہ آخر یہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اس نہایت ایمان افروز اقتباس سے پُر تقریر کے بعد مکرم محمد عبد القیوم صاحب نے

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم ترنم سے سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
ہے درد دل کی دوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خلافت رابعہ کی بابرکت تحریکات اور اُن کے خوش کن نتائج

اس اجلاس کی آخری تقریر اس عنوان پر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور سعید کو شروع ہوئے ابھی صرف ساڑھے چار سال کا عرصہ ہی ہوا ہے۔ لیکن اس دور کے عظیم کارناموں پر جب نظر پڑتی ہے تو یہ ساڑھے چار سال کا قلیل عرصہ حضور کی طرف سے جاری فرمودہ تحریکات اور زریں کارناموں کے لحاظ سے ایک عظیم الشان اور طویل دور معلوم ہوتا ہے۔ اس ضمن میں مقرر صاحب نے حضور اقدس کی مختلف تحریکوں کا ذکر کر کے اُن کے عظیم الشان اور عالمگیر نتائج پر روشنی ڈالی۔ مثلاً ہر ملک میں مجلس شوریٰ کا قیام۔ نماز باجماعت کی پابندی کی تحریک پردے کی پابندی۔ بدرسوم کے خلاف جہاد کی بابرکت تحریک۔ چندہ جات کی ادائیگی اشاعت فنڈ۔ نئے مراکز۔ سیدنا بلال فنڈ بیوت الحمد منصوبہ۔ توسیع مکان بھارت۔ داعی الی اللہ بننے کی تحریک۔ کلمہ طیبہ کی حفاظت وغیرہ تحریکات کا ذکر کر کے ان کے نہایت شاندار اور خوشکن نتائج کا واقعاتی شواہد کی روشنی میں ذکر کیا۔

اس تقریر اور چند اعلانات سُنائے جانے کے بعد جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پروگرام نہایت شاندار رنگ میں اختتام پذیر ہوا۔

آخری دن۔ اجلاس اوّل

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری دن کے پہلے وقت کا اجلاس محترم عبد اللہ صاحب ہنیلی امیر جماعت ہائے جرمنی کی زیر صدارت مکرم زاہد مشرف صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم مظفر احمد اقبال صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اُٹھانا پڑے ہمیں

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب فاضل مبلغ انچارج سرینگر نے کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "قبر مسیح کے بارہ میں اہم انکشافات" آپ نے حضرت مسیح کی وفات اور صلیب سے زندہ اتارے جانے کو تورات اور انجیل سے ثابت کیا۔ نیز آپ کی آمد کشمیر کا تاریخی حوالہ جات اور قرآن مجید کی آیات سے ثابت کرتے ہوئے لفظ ربوہ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مراد کشمیر ہے آپ نے کشمیر میں بنی اسرائیل کے دس قبیلوں کی آمد کا ذکر کر کے کشمیری قوم کا بنی اسرائیل ہونا ثابت کیا جس کی تربیت کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا اس ملک میں ضروری تھا۔ کئی فرانسیسی مؤرخین کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے آپ نے تاریخی لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سفر کشمیر کا ذکر کیا اور بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ عظیم انکشاف کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں تشریف لائے اور آپ کا مقبرہ محلہ خانیار سرینگر میں موجود ہے۔

اسلام کے احسانات دنیا پر

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم حبیب محمد الیاس صاحب یادگیر نے "اسلام کے احسانات دنیا پر" کے عنوان پر کی آپ نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیدا ہونے والے انقلاب اور دنیا پر احسانات کا ذکر کرتے ہوئے آپ سے پہلے کا نقشہ کھینچا جس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا پر اور خصوصاً عرب قوم کی کیا حالت تھی۔ عورتوں اور غلاموں کے ساتھ کتنا بھیانک سلوک کیا جاتا تھا۔ ہر قبیلے کا الگ الگ خدا تھا۔ چنانچہ اسلام نے ایک خدا کا تصور دیا جس سے وہ قوم ایک نقطۂ مرکزی پر جمع ہو گئی اور نفس واحدہ بن گئی۔ وہ جو ایک دوسرے کا خون بہانا اور قتل کرنا ثواب سمجھتے تھے آپ پر ایمان لانے کی وجہ سے ایک دوسرے پر جانیں قربان کرنے لگے۔ آپ نے اِن تمام واقعات کو تفصیل سے نہایت ولولہ انگیز الفاظ میں بیان کیا اور بتایا کہ اسلام نے تمام انبیاء کی عزت و تکریم کرنے کا حکم فرمایا ہے خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ میں پیدا ہوئے ہوں جو باہمی محبت اور پیار کرنے والا اصول ہے آپ نے یہ بھی بتایا کہ اسلامی حکومت کرنے جو طریق بتائے ہیں۔ وہ دنیا کے کسی دوسرے مذہب نہیں بتائے۔ اس نے روٹی۔ کپڑا اور مکان یہ حکومت کا فرض قرار دیا ہے نیز حاکم اور رعایا کے لئے ایسی پُر حکمت تعلیم دی ہے جس کی مثال دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی آپ نے دور ثانی میں پیدا ہونے والے اُسی روحانی انقلاب کا ذکر کیا جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے پیدا ہو رہا ہے۔ اس تعلق سے آپ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے بعض کشوف بھی بیان کئے۔ آپ کی تقریر بڑی پُر مغز اور عالمانہ تھی۔

اس تقریر کے بعد مکرم سیف حیدر صاحب شمیم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

وجد آفریں انداز میں پڑھ کر سُنایا۔

تحفظ ختم نبوت کی حقیقی علمبردار جماعت احمدیہ

اس اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید احادیث و اکابرین اُمت کے فرمودات کی روشنی میں سب سے پہلے ختم نبوت کی نہایت عالمانہ انداز میں وضاحت کی اور بتایا کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی شان ختم نبوت کا یہ عظیم الشان پہلو یعنی افاضۂ کمالات روحانیہ اپنے اندر بہت ہی عظمت اور شوکت اور وسعت رکھتا ہے اور جماعت احمدیہ اسی پہلو کے لحاظ سے تحفظ ختم نبوت کی حقیقی علمبردار ہے۔ غیر احمدی علماء حضور صلعم کی اس شان کو نظر انداز کرتے ہوئے اس وقت سے جب سے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دعویٰ فرمایا کہ میں نے حضور صلعم کے کمالات روحانیہ سے فیض یاب ہو کر آپ کی متابعت اور آپ کا امتی ہو کر نبوت کے درجہ کو حاصل کیا ہے۔ حضور علیہ السلام پر اور آپ کی جماعت پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت اقدس صلعم کی ختم نبوت کو توڑ دیا ہے۔ فاضل مقرر نے ختم نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے اس صدی کے بعض جیّد علماء کے چند حوالے پڑھ کر سُنائے آپ نے مقام ختم کی حقیقت قرآن مجید اور احادیث اور اقوال بزرگان کی مدد سے واضح کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ صحیح معنوں میں تحفظ ختم نبوت کی حقیقی علمبردار جماعت احمدیہ ہی ہے۔

صاحب صدر کا ایمان افروز خطاب

اس اجلاس کے صدر محترم عبد اللہ صاحب ہیں جو جرمن نو مسلم ہیں اور جماعت ہائے جرمنی کے نیشنل امیر ہیں سامعین کو انگریزی زبان میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

تین سال سے میں قادیان آنے سے محروم رہا۔ ان مشکلات سے سب لوگ واقف ہیں۔ میرا امسال حاضر ہونا محض حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے حضور کی اجازت سے آیا اور حضور نے از راہ شفقت تسلی دی کہ وہ میرے سفر کی کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں گے۔ احباب جماعت ہائے جرمنی اپنا محبت بھرا سلام تمام احباب کرام کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ اہل ربوہ کی طرف سے بھی میں سلام اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دنیا بھر کی

تمام جماعتیں اس جلسہ کی اہمیت کو جانتی ہیں اور قادیان کے تاریخی مرکز کو بھی۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں یہاں پہلے ہی کی طرح دلکش نظارہ دیکھتا ہوں علماء اسلام اور دردویشان کرام سے ملاقات سے فیضیاب ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب پاکستان اور دوسری جگہوں کی مشکلات دور ہو جائیں گی تو ہزاروں لوگ یہاں تشریف لائیں گے ایک بڑا انقلاب رونما ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق قادیان بہت ترقی کرے گا۔ قادیان کا پیغام ساری دنیا میں پہنچ چکا ہے۔ اور دنیا کے مشہور اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ بیرونی ممالک میں بہت سے لوگوں کو قادیان دیکھنے کی دلی خواہش ہے۔

محترم عبد صاحب نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا جب حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ جرمنی میں تشریف لائے تھے تو حضور سے دریافت کیا گیا کہ ہمارا مرکز کونسا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قادیان ہمارا تاریخی مرکز ہے اور موجودہ مرکز وہ ہے جہاں خلیفہ وقت ہے۔ اس وقت خلیفۂ وقت جرمنی میں ہے تو موجودہ مرکز بھی یہ ہے گویا کہ خلیفۂ وقت جماعت کا مرکزی نقطہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ میں نے حضور اقدس کی طرح زندگی سے بھرا ہوا شخص کبھی نہیں دیکھا جب حضور جرمنی تشریف لائے تھے اس وقت مجھے حضور اقدس کے ساتھ وقت گذارنے کا زریں موقعہ ملا۔ بعد نماز فجر حضور پانچ چھ میل تیز پیدل قدمی فرمایا کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ میں ایک مضبوط صحتمند جوان ہوں میرے لئے حضور کے ساتھ چلنا بہت مشکل ہوتا تھا۔ حضور اقدس کی دلکش شخصیت سے لوگ بہت متأثر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے ہم ہتھیار ہو جائیں۔ اور ساری دنیا کے قلوب کو جیت لیں آمین۔ اس ایمان افروز خطاب کا ترجمہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے سنایا۔ چند اعلانات کے سنائے جانے کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تیسرے دن کا دوسرا اور آخری اجلاس

ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی اور تھوڑے وقفہ کے بعد مقررہ جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سوامی جاوید اقبال کی نظم خوانی کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہم پیشگوئیاں

اس نشست کی پہلی تقریر مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض انذاری اور تبشیری پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو مخالفین اسلام و احمدیت کی ناکامی و نامرادی پر مبنی تھیں۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی بعثت ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ اس تعلق سے آپ نے کئی ایک پیشگوئیوں کا ذکر کیا جماعت کی ترقی کے تعلق سے بھی پیشگوئی کا ذکر کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ چنانچہ آج خدا کے فضل سے یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی کہ دنیا کے کونے کونے میں جماعت کے افراد قائم ہیں۔ ایک مبشر بیٹے کی خوشخبری دی جو پوری ہوئی زلزلوں کی پیشگوئی۔ جنگوں کی پیشگوئی۔ ملکوں پر تباہی کی پیشگوئی۔ مخالفین کا انجام اور جماعت کی ترقی کی پیشگوئی جو اپنے اپنے وقت پر کمال آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئیں۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی بڑھتی چلی گئی۔ اور خدا کے فضل سے جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا فتدبروا یا اولی الالباب۔

اسلام اور امن عالم

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ ایک طرف دنیا نے سائنس اور ٹکنالوجی میں بے مثال ترقی کی ہے تو دوسری طرف اس ترقی کا تاریک پہلو یہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کی طرف سے اس زمانہ میں خطرناک ایٹمی اسلحہ۔ تیز رفتار خلائی راکیٹ میزائلز اور خطرناک بمز تیار ہو رہے ہیں۔ موجودہ سیاسی حالت بظاہر یہ بتا رہی ہے کہ دنیا میں امن و امان اور اطمینان اور شانتی پیدا کرنے سے دنیاوی طاقتیں قاصر ہیں۔ کیونکہ دجالی اور طاغوتی طاقتوں کے پیش نظر صرف اور صرف اپنے اپنے ملک و قوم کے مفاد کی نگہداشت ہے۔ ان کو بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور ترقی و بقا سے کوئی سروکار نہیں۔ کیونکہ ان دنیاوی طاقتوں کی روحانی آنکھ بند ہے۔

فاضل مقرر نے دنیا کے دو بلاکوں کا ذکر کرتے ہوئے سطح زمین پر جو کھچاؤ نظر آتا ہے اس کا معلوماتی رنگ میں تجزیہ کرکے ان حالات کو امن عالم کے لئے ہولناک خطرہ قرار دیا۔ آپ نے عالم اسلام کے مسائل پر نظر ڈالتے ہوئے افغانستان روس کی مداخلت کے ذریعہ اور تشدد مسائل پاکستان میں احمدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم۔ لبنان۔ اسرائیل اور فلسطین کے مسائل کے بارے میں روشنی ڈالی۔ نیز ہمارے ملک بھارت میں مسائل سے خصوصیت سے پنجاب اور فرقہ وارانہ فسادات ہندوؤں کے خلاف آندولن پنجاب

کی سیاسی حالت وغیرہ امور کا تجزیہ کیا اور بین الاقوامی کشیدگی باہمی اور بے اطمینانی کے اسباب بیان کرکے اسلام ان کا جو علاج تجویز کرتا ہے اس پر سیر حاصل بحث کی اس ضمن میں فاضل مقرر نے قرآن مجید اور احادیث اور اس زمانہ کے روحانی رہنما حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ان تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام میں ہی نظر آتا ہے۔

تقسیم تمغہ جات برائے طلباء و طالبات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۷۳ء میں احمدیہ طلبہ کی حوصلہ افزائی اور ان میں تعلیمی مسابقت کی روح ترقی کرنے کے لئے یہ سکیم جاری فرمائی تھی کہ یونیورسٹیوں میں اول پوزیشن آنے والے طلباء و طالبات کو مختلف تمغہ جات دیئے جائیں۔ اس سکیم کے مطابق ہر سال یونیورسٹیوں میں اول آنے والے طلباء و طالبات کو سونے کے تمغہ جات دیئے جاتے ہیں امسال مندرجہ ذیل طلباء کو تمغہ جات اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخطوں پر مشتمل تفسیر صغیر تحفۃً دی گئی۔

(۱) ۔ عزیزہ مظفر احمد ناک ابن مکرم غلام نبی صاحب ناظر آف یاڑی پورہ کشمیر نے ۱۹۸۲ء میں یونیورسٹی کشمیر سے ایم اے کشمیری امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کرکے گولڈ میڈل کے حقدار پاتے ہیں۔

(۲) ۔ عزیزہ ڈاکٹر گلشن نذیر صاحبہ آف ہری پورہ کشمیر نے ۱۹۸۳ء میں M.B.B.S کے سالانہ امتحان میں یونیورسٹی آف کشمیر سے پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخطوں کے ساتھ تفسیر صغیر کی حقدار قرار پائیں جو ان کے بھائی عزیز ڈاکٹر فیروز احمد نے وصول کی۔

(۳) ۔ عزیزہ جمیل احمد صاحب ناصر ابن مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش آف قادیان نے شملہ یونیورسٹی ہماچل پردیش سے ۱۹۸۳ء میں L.L.B کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کرکے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخطوں کے ساتھ تفسیر صغیر کے حقدار قرار پائے۔ طلائی تمغہ جات پہلے دیا جا چکا ہے۔

(۴) ۔ عزیزہ شیخ عبد الحفیظ صاحب ابن مکرم عبد الشکور صاحب آف کرولی اڑیسہ ۱۹۸۳ء میں INDIAN SCHOOL OF MINES کے M.Sc کے امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کرکے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخطوں کے ساتھ تفسیر صغیر کے حقدار قرار پائے۔ طلائی تمغہ پہلے دیا جا چکا ہے۔

(۵) ۔ عزیزہ عائشہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب آف قادیان نے ۱۹۸۲ء میں G.N.D. UNIVERSITY سے ایم اے اردو کے امتحان میں طلباء و طالبات میں پہلی پوزیشن حاصل کرکے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخطوں کے ساتھ تفسیر صغیر کی حقدار قرار پائیں جو ان کو عورتوں کے اجلاس میں دی گئی۔ طلائی تمغہ دیا جا چکا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ اعزاز مبارک کرے آمین۔

الوداعی خطاب اور اجتماعی دعا

جلسہ سالانہ کے پُرکیف لمحات کے اختتام پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے الوداعی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمد للہ امسال بھی اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اس کے بے انتہا فضل و کرم سے ہمارا یہ جلسہ سالانہ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض میں سے ایک غرض یہ بیان فرمائی تھی کہ پچھلے ایک سال کے عرصہ میں جو موصی جا چکے وفات پا چکے ہیں ان کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ان موصیوں اور موصیات کے اسماء پڑھ کر سنائے جو اس سال کے عرصہ میں وفات پا گئے تھے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ احباب نے جلسہ سالانہ کے تینوں دن مختلف علمی موضوعوں پر تقاریر سنیں۔ جلسہ سالانہ کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بتائی گئی تھی کہ جب خدا اور اس کے رسول کی باتیں سنیں اس وقت ہم دعا کرتے وقت یہ بھی دعا کریں کہ جو باتیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اسوہ ہائے حسنہ ہمارے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

آج دنیا نے خدا تعالیٰ سے بہت دوری اختیار کی ہے۔ اس زمانہ میں توحید الٰہی کے قیام کے لئے اور قرآن مجید کی تعلیمات کو پھیلانے اور اسلام کے حقیقی چہرہ سے دنیا کو روشناس کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں خلافت کی اہمیت اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی ہر تحریک اور ہر سکیم خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوتی ہے اس پر عمل کئے بغیر غلبہ اسلام ممکن نہیں۔ ہمیں اپنی شبانہ روز دعاؤں میں حضور کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا

مہمات میں کامیابی کے لئے اور خاص تائید و نصرت کے ساتھ جلد از جلد اپنے مرکز میں واپس آنے کے لئے بہت ہی دعائیں کرنی چاہئیں اس ضمن میں محترم صاحب صدر نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اُس پیغام میں سے جو خاص اس جلسہ کے لئے روانہ کیا گیا تھا بعض حصص سُنا کر اُن پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیت میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں رشتہ اخوت میں باندھ دیا ہے۔ اس رشتہ کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص نعمت قرار دیا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ آپ جانتے ہیں کہ پنجاب میں کیسے حالات گذر رہے ہیں اس لیکن ہماری طرف سے کسی قسم کی کوئی دلآزاری نہیں ہوتی۔ ہم تو انسان قلوب میں محبت اور پیار پیدا کرنے کے لئے قائم ہوئے ہیں حکام نے ہمارا بغور مطالعہ کیا ہے جماعت کا ریکارڈ اُن کے پاس ہے۔ پچھلے سالانہ جلسوں کی روئیدادیں اُن کے سامنے ہیں اس لئے ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت مل گئی۔ ورنہ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ ممکن نہیں تھا۔ بیرونی ممالک کے مہمانوں کے آنے کی بھی ہمیں اجازت مل گئی تھی۔ لیکن یہ اجازت نامہ تاخیر سے ملنے کی وجہ سے سوائے دو تین غیر ملکی مہمانوں کے کثیر تعداد میں نہیں آسکے۔ آخر میں آپ نے حکومت کے مختلف شعبوں کے حکام بالا کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا اور غیر معمولی محدود نعمتوں اور اس کے احسانات کو دیکھتے ہوئے اللہ ہماری زبانیں اُس کا شکر بجا لاتے ہوئے تھک بھی جائیں تب بھی ہم شکریہ کا حق ادا نہیں کرسکتے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعائیں پڑھ کر سُنائیں جو جلسہ سالانہ کے بابرکت اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے تشریف لانے والوں کے حق میں فرمائی تھیں۔ اس طرح ۱۹۸۶ء کا یہ عظیم الشان روحانی اجتماع اپنی لمبی اور پُر سوز دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

دیگر پروگرام

جلسہ سالانہ کے مقدس ایام و لیالی میں اجلاسات کے علاوہ جو اجتماعی پروگرام ہوئے اُسکی مختصر جھلک درج ذیل کی جاتی ہے۔

اعلانات نکاح

مورخہ ۱۹ دسمبر بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۱۳ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ آنمحترم نے آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ مومن کا ہر کام جب رضاء الٰہی کے تحت کیا جاتا ہے تو عبادت میں شمار ہوتا ہے مومن کی زندگی کی کوئی بات بھی اگر رضاء الٰہی کے تحت ہو تو ضائع نہیں ہوتی۔ لوگ نسلیں بڑھانے کے لئے اور شہوت پورا کرنے کے لئے شادیاں کرتے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلعم نے نکاح کو اپنی سنت قرار دے کر اُسے رضاء الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنا لیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیا تو اُسے اپنانا اُسوۂ حسنہ کو اپنانے کا مترادف ہو گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو نصیحت فرمائی کہ دیکھو عورت سے مختلف اغراض و مقاصد کے پیش نظر شادی کی جاتی ہے مثلاً جمال، حسب و نسب اور دین و اخلاق لیکن تمہارے مدنظر ہمیشہ دین ہونا چاہیئے جس کے نتیجہ میں تقویٰ اور خشیت اللہ پیدا ہوتی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اولاد کی تربیت کی اہم ذمہ داری ماؤں پر عائد ہوتی ہے۔ اس ضمن میں حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کے سچ بولنے کے نتیجہ میں ڈاکوؤں کے اندر جو عظیم انقلاب پیدا ہوا تھا اس کا ذکر فرمایا۔ آپ نے دوران تقریر فرمایا کہ جس کا دین اس کی دنیا پر مقدم ہو تو دُنیا اُس کے پیچھے آنے لگ جاتی ہے اور اُس کی تمام ضرورتیں پوری کردیتی ہے۔ آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے معمور کردے آمین۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فریقین سے ایجاب قبول کرایا۔

قبول احمدیت: خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی مضافات قادیان اور آندھرا پردیش کے علاقہ ورنگل میں بیسیوں افراد کو مشرف احمدیت ہونے کی توفیق ملی تھی۔ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۶ء بعد نماز فجر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے اپنے حلقہ میں ایمان لانے والے احباب کا تعارف کرایا اور جنہوں نے ایمان افروز واقعات سنائے امسال اس علاقہ سے ۱۱ افراد جلسہ سالانہ پر آئے۔

تہجد اور درس القرآن

ان مقدس ایام میں مورخہ ۲۴ دسمبر سے لیکر ۲۸ دسمبر تک مندرجہ ذیل علماء کرام کو تہجد کی نماز پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ محترم مولانا عبد الحق صاحب فضلی۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب خاکسار محمد عمر۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم قاری نواب احمد صاحب اسی طرح ان مبارک ایام میں مندرجہ ذیل علماء کرام کو بعد نماز فجر مختلف تربیتی موضوعات پر درس دینے کی توفیق ملی محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل خاکسار محمد عمر اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے ان بابرکت روحانی اجتماع کو دور رس نتائج کا حامل بنائے آمین۔

کلکتہ کے سب سے بڑے گوردوارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر اور قرآن مجید کی پیشکش

مورخہ ۱۷ نومبر ۸۶ء کو صبح ساڑھے گیارہ بجے گورو نانک دیوجی کے جنم دن پر کلکتہ کے سب سے بڑے گوردوارہ واقع بڑا بازار میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کی ایک کاپی تحفتاً پیش کی گئی اس موقعہ پر کلکتہ کے چند خدام و قائد صوبائی مکرم عبد الحمید صاحب کریم مکرم منظور احمد صاحب گجراتی وکیل المال تحریک جدید و مکرم سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان بھی خاکسار کے ساتھ تھے۔

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے خاکسار نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کرایا اور سردار جسبیر سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی گردوارہ بڑا سکھ سنگت کی خدمت میں قرآن پیش کیا جسے موصوف نے نہایت ادب و احترام کے ساتھ قبول کرکے سر پر رکھ لیا اس کے ساتھ ہی اسلامی اصول کی فلاسفی۔ گورو نانک کا فلسفہ توحید، پرسنگے وٹالے کا گورو وغیرہ کتب اور جماعت کا دوسرا لٹریچر بھی دیا گیا۔

بعدہٗ خاکسار نے ۴۵ منٹ تک تقریر کی خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت بابا نانکؒ کی ان تعلیمات کو پیش کیا جو قرآن مجید کی تعلیمات ہیں نیز آپ کی زندگی کے حالات اختصار کے ساتھ بیان کئے کہ کس طرح حضرت بابا نانکؒ ساری عمر توحید کا پرچار کرتے رہے اور مسلمان بزرگ صوفیاء کے ساتھ رہتے رہے اور ان سفروں میں اپنے ساتھ وہ کتاب رکھتے رہے جو آج جماعت احمدیہ آپ کی خدمت میں پیش کررہی ہے۔

خاکسار نے گورو گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی سے آنے والے پرسنگے وٹالے کے گرو کی نشاندہی کی اور بتایا کہ یہ آنے والا گرو پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہوا اور آج اسی کی جماعت جماعت احمدیہ تمام دنیا میں ایکتا اور بھائی چارے کی تعلیم کا پرچار کررہی ہے خاکسار نے ایسے اقتباسات بھی پیش کئے جو حضرت بانی جماعت احمدیہ نے حضرت بابا نانکؒ کے مدح میں تحریر فرمائے ہیں۔ خدا کے فضل سے خاکسار کی تقریر بہت پسند کی گئی اور تقریر کے بعد بہت سے لوگوں نے جماعت کا لٹریچر طلب کیا جو تقسیم کیا گیا ہمارے خدام دیر تک لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے اور لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور سعید روحوں کو نور ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ)

رسالہ بازار سکندرآباد میں احمدی مبلغ کی تقریر

خاکسار سے ایئر فورس کے بعض جوانوں نے خواہش کی کہ حضرت بابا نانک کے جنم دن پر تقریر کروں چنانچہ مورخہ ۳۰/۱۱/۸۶ کو مکرم احمد عبد الماجد صاحب نائب قائد حیدرآباد اور مکرم واصف احمد صاحب انصاری ناظم مال حیدرآباد میرے ہمراہ گئے۔ ایک بجے خاکسار کی تقریر ہوئی جس پر مسٹر نریندر سنگھ جی چہل گروپ کیپٹن نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور آئندہ بھی تقاریر کرنے کی خواہش کی نیز جماعت احمدیہ کی امن پسند تعلیمات کو سراہا۔ (خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد)

درخواست دُعائے مغفرت

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم بابو شیخ تاج الدین صاحب، ۱۶ اور ۱۷ نومبر کی درمیانی رات کو بوقت سوا تین بجے صبح بعمر بیاسی سال وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ مرحوم بابو صاحب نہایت ہی مضبوط عقیدے کے جماعت سرینگر کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے مقامی جماعت میں مختلف عہدوں کے علاوہ صوبائی امیر بھی رہے۔ سرینگر کی مسجد احمدیہ کے سلسلہ میں بڑی محنت اور لگن سے کام کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ اپنے پیچھے متعدد بیٹے بیٹیاں سوگوار چھوڑ گئے جن میں کئی باہر کے ملکوں میں بھی آباد ہیں۔ جنازے میں مقامی احمدی احباب کے علاوہ کثرت سے غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ قارئین سے مرحوم بابو صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار عبد السلام ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر)

درخواست دُعا: مکرم محمد احمد صاحب غوری سیکرٹری مال حیدرآباد اپنی اور اپنے بیٹے عزیزم محمد اسلم غوری اور داماد مکرم نثار احمد صاحب تانڈور کی جملہ مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مہمات میں کامیابی کے لئے اور خاص تائید و نصرت کے ساتھ جلد از جلد اپنے مرکز میں واپس تشریف لانے کے لئے بہت ہی دعائیں کرنی چاہئیں۔ اسی ضمن میں محترم صاحب صدر نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اُس پیغام میں سے جو خاص اس جلسہ کے لئے روانہ کیا گیا تھا بعض حصص سنا کر اُن پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیت میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں رشتہ اخوت میں باندھ دیا ہے۔ اس رشتہ کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص نعمت قرار دیا ہے۔ لہذا ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ آپ جانتے ہیں کہ پنجاب میں کیسے حالات گذر رہے ہیں لیکن ہماری طرف سے کسی قسم کی کوئی دلآزاری نہیں ہوتی۔ ہم تو انسان قلوب میں محبت اور پیار پیدا کرنے کے لئے قائم ہوئے ہیں۔ حکام نے ہمارا بغور مطالعہ کیا ہے۔ جماعت کا ریکارڈ اُن کے پاس ہے۔ پچھلے سالانہ جلسوں کی رودادیں اُن کے سامنے ہیں اس لئے ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت مل گئی۔ ورنہ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ ممکن نہیں تھا۔ بیرونی ممالک کے مہمانوں کے آنے کی بھی ہمیں اجازت مل گئی تھی۔ لیکن یہ اجازت نامہ تاخیر سے ملنے کی وجہ سے سوائے دو تین غیر ملکی مہمانوں کے کثیر تعداد میں نہیں آسکے۔ آخر میں آپ نے حکومت کے مختلف شعبوں کے حکام بالا کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا اور غیر معمولی محدود نعمتوں اور اس کے احسانات کو دیکھتے ہوئے اللہ ہماری زبانیں اُس کا شکر بجا لاتے ہوئے تھک بھی جائیں تب بھی ہم شکریہ کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعائیں پڑھ کر سنائیں جو جلسہ سالانہ کے بابرکت اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے تشریف لانے والوں کے حق میں فرمائی تھیں۔ اس طرح ۱۹۸۶ء کا یہ عظیم الشان روحانی اجتماع آپ کی لمبی اور پُرسوز دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دیگر پروگرام

جلسہ سالانہ کے مقدس ایام و لیالی میں اجلاسات کے علاوہ جو اجتماعی پروگرام ہوئے اُن کا مختصر تذکرہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

اعلانات نکاح

مورخہ ۱۹ر دسمبر بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ نے ۱۱ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ آنمحترم نے آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ مومن کا ہر کام جب رضاء الٰہی کے تحت کیا جاتا ہے تو عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ مومن کی زندگی کی کوئی بات بھی اگر رضاء الٰہی کے تحت ہو تو ضائع نہیں ہوتی۔ لوگ نسلیں بڑھانے کے لئے اور شہوت پورا کرنے کے لئے شادیاں کرتے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلعم نے نکاح کو اپنی سنت قرار دے کر اسے رضاء الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنا لیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیا تو اسے اپنانا اُسوہ حسنہ کو اپنانے کا مترادف ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو نصیحت فرمائی کہ دیکھو عورت سے مختلف اغراض و مقاصد کے پیش نظر شادی کی جاتی ہے مثلاً جمال، حسب و نسب اور دین و اخلاق لیکن تمہارے مدّ نظر ہمیشہ دین ہونا چاہیئے جس کے نتیجہ میں تقویٰ اور خشیت اللہ پیدا ہوتی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اولاد کی تربیت کی اہم ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔ اس ضمن میں حضرت شیخ محی الدین ابن عربی جیلانی کے سچ بولنے کے نتیجہ میں ڈاکوؤں کے اندر جو عظیم انقلاب پیدا ہوا تھا اس کا ذکر فرمایا۔ آپ نے دوران تقریر فرمایا کہ جس کا دین اس کی دنیا پر مقدم ہو تو دنیا اُس کے پیچھے آنے لگ جاتی ہے اور اس کی تمام ضروریات پوری کر دیتی ہے۔ آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے معمور کر دے آمین۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فریقین سے ایجاب قبول کرایا۔

قبول حق:۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی مضافات قادیان اور آندھرا پردیش کے علاقہ ورنگل میں بیسیوں افراد کو مشرف احمدیت ہونے کی توفیق ملی تھی۔ مورخہ ۲۷ر دسمبر ۸۶ء بعد نماز فجر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے اپنے حلقہ میں ایمان لانے والے احباب کا تعارف کروایا اور بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔ امسال اس علاقہ سے ۲۱ افراد جلسہ سالانہ پر آئے۔

تہجد اور درس القرآن

ان مقدس ایام میں مورخہ ۱۴ر دسمبر سے لیکر ۲۸ر دسمبر تک مندرجہ ذیل علماء کرام کو تہجد کی نماز پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ محترم مولانا عبد الحق صاحب فضلی۔ محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب خاکسار محمد عمر۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم قاری نواب احمد صاحب اسی طرح ان مبارک ایام میں مندرجہ ذیل علماء کرام کو بعد نماز فجر مختلف تربیتی موضوعات پر درس دینے کی توفیق ملی محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل خاکسار محمد عمر اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے ان بابرکت روحانی اجتماع کو دور رس نتائج کا حامل بنائے آمین ۔

کلکتہ کے سب سے بڑے گوردوارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

اور

قرآن مجید کی پیشکش

مورخہ ۱۶/۱۱ کو صبح ساڑھے گیارہ بجے گورو نانک دیوجی کے جنم دن پر کلکتہ کے سب سے بڑے گوردوارہ واقع بڑا بازار میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کی ایک کاپی تحفتاً پیش کی گئی اس موقعہ پر کلکتہ کے چند خدام و قائد علاقائی مکرم عبد الحمید صاحب کریم مکرم منظور احمد صاحب، گجراتی وکیل اعلیٰ تحریک جدید و مکرم سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان بھی خاکسار کے ساتھ تھے۔

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے خاکسار نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کرایا اور سردار جبیر سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی گوردوارہ بڑا سکھ سنگت کی خدمت میں قرآن پیش کیا جسے موصوف نے نہایت ادب و احترام کے ساتھ قبول کر کے سر پر رکھ لیا اس کے ساتھ ہی اسلامی اصول کی فلاسفی، گورو نانک کا فلسفہ توحید، پر گٹے وٹالے کا گورو وغیرہ کتب اور جماعت کا دوسرا لٹریچر بھی دیا گیا۔

بعدہٗ خاکسار نے ۴۵ منٹ تک تقریر کی خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت بابا نانک رحؒ کی ان تعلیمات کو پیش کیا جو قرآن مجید کی تعلیمات ہیں نیز آپ کی زندگی کے حالات اختصار کے ساتھ بیان کئے کہ کس طرح حضرت بابا نانک رحؒ ساری عمر توحید کا پرچار کرتے رہے اور مسلمان بزرگ صوفیاء کے ساتھ رہتے رہے اور ان سفروں میں اپنے ساتھ وہ کتاب رکھتے رہے جو آج جماعت احمدیہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔

خاکسار نے گورو گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی سے آنے والے پر گٹے وٹالے کے گرنتھ کی نشاندہی کی اور بتایا کہ یہ آنے والا گرو پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہوا اور آج اسی کی جماعت جماعت احمدیہ تمام دنیا میں ایکتا اور بھائی چارے کی تعلیم کا پرچار کر رہی ہے خاکسار نے ایسے اقتباسات بھی پیش کئے جو حضرت بانی جماعت احمدیہ نے حضرت بابا نانک رحؒ کے مدح میں تحریر فرمائے ہیں۔ خدا کے فضل سے خاکسار کی تقریر بہت پسند کی گئی اور تقریر کے بعد بہت سے لوگوں نے جماعت کا لٹریچر طلب کیا جو تقسیم کیا گیا ہمارے خدام دیر تک لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے اور لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور سعید روحوں کو نور ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ)

رسالہ بازار سکندرآباد میں احمدی مبلغ کی تقریر

خاکسار سے ایئر فورس کے بعض جوانوں نے خواہش کی کہ حضرت بابا نانک کے جنم دن پر تقریر کروں چنانچہ مورخہ ۳۰/۱۱/۸۶ کو مکرم احمد عبد الماجد صاحب نائب قائد حیدرآباد اور مکرم واصف احمد صاحب انصاری ناظم مال حیدرآباد میرے ہمراہ گئے۔ ایک بجے خاکسار کی تقریر ہوئی جس پر مسٹر نریندر سنگھ جی جہل گروپ کیپٹن نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور آئندہ بھی تقاریر کرنے کی خواہش کی نیز جماعت احمدیہ کی امن پسند تعلیمات کو سراہا۔ (خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد)

درخواست دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم بابو شیخ تاج الدین صاحب، ۱۶ اور ۱۷ر نومبر کی درمیانی رات کو بوقت سوا تین بجے صبح بعمر بیاسی سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بابو صاحب نہایت ہی مضبوط عقیدے کے جماعت سرینگر کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے مقامی جماعت میں مختلف عہدوں کے علاوہ صوبائی امیر بھی رہے۔ سرینگر کی مسجد احمدیہ کے سلسلہ میں بڑی محنت اور لگن سے کام کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ اپنے پیچھے متعدد بیٹے بیٹیاں سوگوار چھوڑے گئے جن میں کئی باہر کے ملکوں میں بھی آباد ہیں۔ جنازہ میں مقامی احمدی احباب کے علاوہ کثرت سے غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ قارئین سے مرحوم بابو صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار عبد السلام ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر)

درخواست دعا:۔ مکرم محمد احمد صاحب غوری سیکرٹری مال حیدرآباد اپنی اور اپنے بیٹے عزیزم محمد اسلم غوری اور داماد مکرم نثار احمد صاحب تاندور کی جملہ مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

کسرِ صلیب کے باب میں

ایک عہد آفریں انکشاف

ڈاکٹر شون فیلڈ کی تنقید کا جواب

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب - ۲۱۵ - رحیم پارک نواں کوٹ لاہور

واقعۂ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کا انجام کیا ہوا؟ دنیا کی مذہبی تاریخ میں یہ ایک مستور حقیقت اور سرِ عظیم ہے۔

نزولِ قرآن کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا انجام اہلِ کتاب کی نظروں سے اوجھل تھا۔ نہ یہودی اس سے واقف تھے اور نہ عیسائی۔ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ کی موجودگی اور شاگردوں سے ملاقاتوں کا ذکر انجیل میں ہے۔ چالیس دن تک شاگردوں کے حلقہ میں گھومتے رہے اور حضرت مریم کے متعلق انجیل میں ہے کہ وہ یوحنا حواری کے گھر میں مقیم تھیں اور ایک بالا خانے میں شاگردوں کے ساتھ دعاؤں میں شریک ہوتیں۔

(اعمال ۱/۱۴)

بعد ازاں ماں بیٹا دونوں کہاں چلے گئے؟ اس سے کوئی بھی واقف نہ تھا۔ کلیسیا اس عقیدہ کے داعی تھی کہ مُردوں میں سے زندہ ہو جانے کے چالیس دن کے بعد حضرت مسیحؑ آسمان پر چلے گئے کیتھولک کلیسیا نے کہا حضرت مریم بھی آسمان پر ہیں۔ ماں بیٹا دونوں آسمان میں اکٹھے ہو گئے۔

ان حالات میں قرآنِ حکیم نے اعلان کیا

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝

(المؤمنون : ۵۱)

اور ہم نے ابنِ مریم اور اس کی ماں کو ایک بہت بڑا نشان بنایا اور وہ اس طرح کہ ان دونوں کو دشمنوں سے مخلصی دیکر) ایک بلند جگہ پر پناہ دی جو مرتفع ہونے کے باوصف ایک ہموار میدان یا رہائش کی عمدہ جگہ ہے اور جاری چشموں سے معمور ہے۔ یہ جگہ کونسی تھی۔ یہ ایک سرِ مکتوم ہے بعض نے کہا وہ مصر میں ہے جہاں بچپن میں پناہ حاصل کی تھی لیکن بروئے انجیل وہاں تین افراد گئے تھے ماں، بیٹا اور یوسف نجار۔ قرآنِ حکیم میں صرف ماں اور بیٹے کا ذکر ہے۔ بعض نے کہا وہ جگہ فلسطین میں الرملہ ہے تفسیر ابنِ جریر میں ہے کہ رملہ میں ربوۃ ذاتِ قرار و معین والی کوئی بھی تو صفت نہیں۔ اس سلسلہ میں کئی مقامات کے نام لئے گئے لیکن کوئی مقام قرآنی آیت کا مصداق ثابت نہ ہوا۔

اُنیسویں صدی کے آخری عشرہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اعلان کیا کہ میں فرمودۂ رسولؐ کے مطابق مسیح موعود ہوں۔ میرا مشن کسرِ صلیب ہے۔ آیت قرآنی پر غور کرتے ہوئے آپؑ کے دل میں ڈالا گیا کہ ربوہ سے مراد کشمیر جنت نظیر ہے۔ آپ نے کسرِ صلیب کے ناقابلِ تردید براہین سے دنیا کو روشناس کیا۔ آپ کی وفات کے دو سال بعد بمبئی میں بھوشیہ مہا پران کی اشاعت ہوئی۔ یہ دستاویز نوال پران ہے اور زمانہ قدیم کے بعض واقعات کی آئینہ دار ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے پیرو ہندوستان کے بہت سے علاقوں کے ماسوا سب جگہ آباد ہیں بعد حضرت مسیحؑ ہجرت کر کے ہمارے دیش میں آگئے تھے۔ بکرماجیت کے پوتے شالیواہن نے ان کے درشن کئے۔ یہ شہادت قرآنی صداقت کے لئے مُدلّل گواہی ہے اور کسرِ صلیب کا ایک مُبرہن ثبوت

مکمل تطابق

قرآن حکیم کے الفاظ پر غور کیجئے۔ فرمایا حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ کو ایک بڑا نشان بنایا اور وہ یوں کہ دشمنوں سے مخلصی دیکر ان دونوں کو ایک بلند مقام پر پہنچا دیا جو ذاتِ قرار ہے۔ قرار کے معنی آرام اور میدان کے ہیں اس میں اشارہ ہے کہ وہ جگہ ایک مرتفع میدان ہے اور اس میں امن و قرار ہے۔ وہ رہائش کی عمدہ جگہ ہے معین کے معنی ہیں ظاہر پانی یا جاری چشمہ۔ سرسبز و شاداب۔ یہ سب صفات اس مقام میں بدرجہ اولیٰ پائی جاتی ہیں جہاں بھوشیہ پران کے حوالے کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام پناہ گزیں ہوئے تھے اور وہ ہے چھ ہزار فٹ کی بلندی پر پہاڑوں سے گھرا ہوا ۸۹ میل طویل اور ۲۰ - ۲۵ میل عریض ایک متعرض میدان جسے وادیٔ کشمیر کہتے ہیں۔ اتنی بلندی پر دنیا میں اور کونسا میدان ہے سو

پس ربوۃ + ذاتِ قرار + معین + اور حضرت مسیحؑ کا دار الہجرت یہ چاروں باتیں وادیٔ کشمیر پر منطبق ہیں پھر بنی اسرائیل کا ہندوستان کے شمال مغرب میں آباد ہونا حضرت مسیحؑ کا رسولاً الیٰ بنی اسرائیل بن کر ان کی ہدایت کے لئے آنا۔ یہاں تک کہ مقدس کی تعلیم دینا، یہ سب باتیں بھوشیہ پران میں پندرہ سو سال سے لکھی ہوئی موجود ہیں۔ الغرض قرآن کی تائید میں بھوشیہ پران کی گواہی ایک عظیم شہادت ہے۔

حکیمانہ ترتیب

قرآن حکیم میں دو جگہ حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ کے نشان بنائے جانے کا ذکر ہے اوّل سورۂ انبیاء میں۔ پھر سورۃ المومنون میں۔ سورۂ انبیاء میں قدرت معجزہ سے پیدائش کا ذکر ہے اس لئے اوّل ماں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد بیٹے کا فرمایا:

وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

سورۃ المومنون میں حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ کے ایواء کا ذکر ہے۔ اس لئے ترتیب بدل گئی۔ ابنِ مریم کا اوّل ذکر ہے اور مریم کا بعد میں

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَ

أُمَّهُ آيَةً

ہم نے ابنِ مریم اور اس کی والدہ کو ایک بڑا نشان بنایا۔ تو ترتیب میں حکیمانہ تبدیلی بتاتی ہے کہ دوسرا نشان رسالت کے زمانہ سے متعلق ہے۔ پس یہ کہنا کہ پناہ کا واقعہ بچپن میں پیش آیا تھا۔ درست نہیں ہے يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ کا خطاب ذاتِ قرارٍ و معین کے معاً بعد ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں رسولوں کا ذکر ہے رسالت کے بعد ہجرت اور پناہ کا بیان ہے۔

فرمودۂ جبرئیل

اس باب میں دوسرا اہم حوالہ فرمودۂ جبرئیل پر مشتمل حدیثِ رسولؐ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال عمر پائی ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ سامری یہودیوں کے صحیفہ میں آنے والے مسیحا کے لئے پیشگوئی ہے کہ وہ ایک سو بیس سال سے اوپر عمر پائے۔ طالمود میں لکھا ہوا موجود ہے۔ حضرت مسیحؑ نے بھی اتنی عمر پائی۔ وجہ مماثلت کا یہ پہلو بھی نمایاں ہو گیا۔ یسعیاہ باب ۵۳ میں آنے والے خادم خدا کے بارہ میں ہے کہ وہ قبر سے زندہ نکل آئے گا وہ طویل عمر پائے گا۔ اور اپنی نسل در نسل دیکھے گا اور اس کا انجام ایک اونچا مقام ہے یہ وہ عبرانی متن ہے جو وادیٔ قمران کے غاروں سے برآمد ہوا۔ کتابِ مقدس کے عبرانی الفاظ جو حضرت مسیحؑ تلاوت کیا کرتے آثار سے مل گئے ہیں ان کا مفہوم یہ ہے کہ آنے والا خادم خدا غیر طبعی موت نہیں مرے گا۔ اس کی روح تعذیب میں سے گذرے گی۔ اس کے بعد وہ زندگی کی روشنی میں آجائے گا۔ وہ طویل عمر پائے گا اور پھر فوت ہو گا۔ اس کا انجام ایک اونچا مقام ہے۔

فرمودۂ جبرئیل صحیفہ سامریہ کی پیشگوئی یسعیاہ باب ۵۳ کے عبرانی متن کا انکشاف یوزآسف نبی کا نشان اور بھوشیہ پران کا حوالہ

رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِينٍ

کی صداقت اور تعیین کی گواہی دے رہے ہیں اور یہ گواہی یکسر الصلیب کی پیشگوئی کی توثیق ہے۔

ڈاکٹر شون فیلڈ کی کتاب

۱۹۸۴ء میں برطانیہ میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے اس کا نام ہے۔

"The Essene Odyssey

کتاب کے مصنف عہدِ حاضر کے عظیم سکالر اور عالم اہلِ کتاب "HUGH SCHONFIELD" ہیں۔ انہوں نے لندن کسر صلیب کانفرنس کے مقالات سے متاثر ہو کر یہ کتاب لکھی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" ان کے پیشِ نظر ہے۔ خواجہ نذیر احمد صاحب کی کتاب

JUSES IN HEAVEN ON EARTH

سے انہوں نے حوالے اخذ کئے۔ اس میں بعض سنسکرت حوالے درست نہیں ہیں۔ غلط حوالوں پر صاحب موصوف نے اپنی تحقیق کی اساس رکھدی۔

تنقید کا خلاصہ

بھوشیہ پران کے حوالے پر ڈاکٹر شون فیلڈ کی تنقید ملاحظہ ہو۔

ڈاکٹر صاحب کے نزدیک اس حوالے کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں یوسا شافت کا ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں عیسیٰ مسیح کا۔ ڈاکٹر شون فیلڈ کے نزدیک دوسرا حصہ اسلامی دور کی تحریف ہے کیونکہ عیسیٰ مسیح قرآنی اور اسلامی نام ہے۔ ان کے نظریہ کے مطابق اصل حوالے میں صرف یوسا شافت کے کشمیر آنے کا ذکر ہے۔

عبرانی میں ایک معروف نام یہوشافت ہے ان کے نزدیک اس نام کا کوئی یہودی فرستادہ یروشلم سے کشمیر آیا۔ وہ عرفِ عام میں یوسا شافت کہلایا جو کہ بعد ازاں یوز آسف بن گیا۔ راجہ شالیواہن اس سے ملا۔ یہ اس روایت کا مرکزی حصہ ہے اس کے بعد اسلامی دور میں یوسا شافت کو عیسیٰ مسیح قرار دے دیا گیا۔

شون فیلڈ نے حوالے کا پہلا حصہ اس طرح دیا ہے

"ایک دن راجہ شالیواہن ہمالہ کے ایک ملک میں گیا وہاں ہرسا کا قوم کے راجہ کو (سرینگر کے قریب) وین مقام پر دیکھا یہ شخص سفید رنگ تھا اور سفید لباس پہنے ہوئے تھا۔ راجہ نے اس سے پوچھا وہ کون ہیں؟ اس کا جواب یہ تھا کہ وہ یوسا شافت ہے ایک عورت نے اسے جنم دیا۔"

دوسرا حصہ اس طرح ہے:۔

"راجہ نے اس سے پوچھا اس کا مذہب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا میں محبت، سچائی اور دل کی پاکیزگی کا داعی ہوں اور اسی وجہ سے عیسیٰ مسیح کہلاتا ہوں۔"

ڈاکٹر شون فیلڈ کے نزدیک دوسرا حصہ اسلامی دور کی تحریف ہے کیونکہ عیسیٰ مسیح عربی اور اسلامی نام ہے — قارئین حیران ہوں گے کہ بھوشیہ پران میں یوسا شافت نام سرے سے موجود نہیں اس کی بجائے ایش پترم ہے جس کے معنی خدا کے بیٹے کے ہیں۔ وین مقام کی بجائے ہُون دیش کا ذکر ہے عیسیٰ مسیح کی بجائے سنسکرت آمیز نام ہے یعنی یہ لکھا ہے کہ

ایش کی مورتی دل میں جاگزیں ہونے کے باعث میں ایشا مسیح کہلاتا ہوں۔

سنسکرت میں ایش کے معنی خدا کے ہیں۔ اسی سے ایشور ہے ظاہر ہے کہ یہ عربی نام نہیں بلکہ ایشوعا کی سنسکرت آمیز شکل ہے۔

سُریانی میں حضرت مسیح کا نام ایشوع یا ایسوعا تھا۔ مقدس کلیسا کے بیشتر میں نام کی یہ صورت ملتی ہے۔ ایسوعا مسیح کو سنسکرت میں ایشا مسیح کہا گیا۔ پھر اصل حوالے میں کنواری کے بطن سے پیدا ہونے کا ذکر ہے جبکہ پیش کردہ حوالے میں کنواری کی بجائے "عورت" ہے۔

فی الجملہ ڈاکٹر شون فیلڈ کے استدلال کی بنیاد ایک غلط حوالے پر ہے۔

خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم نے اپنی کتاب میں صحیح حوالہ نہیں دیا۔

ڈاکٹر محمد یاسین ایم اے نے سرینگر سے اس کی تصحیح کا اعلان کیا وہ اپنی کتاب

Hysteries of Kashmir

1972 میں لکھتے ہیں۔ کہ یوسا شافت غلط پڑھائی ہے۔ اصل حوالے میں ایش پترم ہے۔

اصل حوالے کا ترجمہ یہ ہے:۔

ایک دفعہ ساکا قوم کا حکمران (شالیواہن) ہمالہ کی ایک بلند چوٹی پر گیا۔ وہاں اس طاقتور بادشاہ نے ہُون دیش (کشمیر) میں ایک بابرکت انسان کو دیکھا جو گورے رنگ کا تھا اور سفید لباس پہنے ہوئے تھے۔ آپ کون ہیں؟ اس نے پوچھا۔ بزرگ نے جواب دیا۔ مجھے خدا کا بیٹا سمجھو۔ میری پیدائش ایک کنواری کے بطن سے ہے اور آخر میں ہے۔

اے بادشاہ! ایش کی مبارک اور برکت بخشنے والی مورتی کے باعث جو ہمیشہ میرے دل میں جاگزیں رہی میرا نام ایشا مسیح قرار پایا۔

ظاہر ہے کہ اصل حوالے کو دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ شروع سے آخر تک یہ ایک مربوط بیان ہے۔ ڈاکٹر شون فیلڈ نے سراسر غلط بنیاد پر اپنے استدلال کی بنیاد رکھ دی۔ اب تو ہندوستان میں بھوشیہ پران کا ہندی ترجمہ دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں بھی یوسا شافت ناپید ہے اس کی بجائے یہ ہے کہ میں ایک کنواری کے بطن سے پیدا ہوا۔

مجھے خدا کا بیٹا سمجھو میرا نام ایشا مسیح ہے

کیا یہ اسلامی دور کی تحریف ہے؟

ڈاکٹر شون فیلڈ کے نزدیک عیسیٰ مسیح اسلامی دور کی تحریف ہے۔ قابلِ غور امر یہ ہے کہ اسلامی دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا عقیدہ پختہ اور راسخ ہو چکا تھا۔ یہ تحریف کنندہ کون تھا؟ جس نے لکھ دیا کہ ایذا دہی کے بعد حضرت مسیح کشمیر میں ہجرت فرما ہو گئے تھے۔

الغرض ہر لحاظ سے ڈاکٹر شون فیلڈ کا استدلال غلط ہے۔

یہ کہنا کہ حضرت مسیح کو ایشا مسیح اسلامی اثر کی وجہ سے کہا گیا کیونکہ قرآن میں نام یسوع کی بجائے عیسیٰ ہے۔ اس لحاظ سے بھی کوئی حتمی بات نہیں ہے کہ اسلام سے پہلے قبطی کلیسا میں یسوع کو اس [illegible] کہتے تھے۔ (ملاحظہ ہو قبطی آثار سے ملنے والی "انجیل توما")

ڈاکٹر پرنڈر کی کتاب "Jeesus in the Quran" ملاحظہ ہو۔

سُریانی کلیسا میں ایسوع [illegible] یا ایسوعا کہتے تھے اور شام کے آثار میں عیسیٰ [illegible] کا نام ملا ہے۔

یہ قبل از اسلام کا حوالہ ہے نیز عیسیٰ مسیح کے قریب قریب نام اسلام سے پہلے کثرت تھا۔ اسے اسلامی دور کی تحریف قرار دینا غلطی ہے۔

بھوشیہ پران کے حوالے میں ہمالہ دیش میں ہُون [illegible] قوم کا ذکر ہے جن بانچویں صدی میں کشمیر میں داخل ہوئے چھٹی صدی کے شروع میں اپنی حکمرانی کا اعلان کر دیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ شالباہن اور ایشا مسیح والا بیان ہُنوں کے دور میں بھوشش پران میں داخل کیا گیا۔ قرائن بتاتے ہیں کہ اسلام سے پہلے یہ اضافہ ہے۔

اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ حضرت مسیح کا ورودِ کشمیر کا ذکر اسلامی دور کا اضافات میں سے ہے تو پھر بھی یہ بڑا قابلِ قدر اضافہ ہے اور کسی پرانی روایت پر مبنی ہے۔ اسلامی دور میں حیاتِ عیسیٰ کا عقیدہ اتنا مشہور اور راسخ ہو چکا تھا کہ اس دور میں کنعان سے حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت اور کشمیر میں آباد ہونے کا ذکر ایک حیرت انگیز انکشاف ہے۔

علماء مانتے ہیں کہ بھوشیہ پران کا پہلا رسم خط خروستھی تھا۔ خروستھی آرامی رسم خط کی ہندی شکل ہے۔ ۳۳۰ عیسوی کے لگ بھگ اسے دیوناگری رسم خط اور حروف میں ڈھالا گیا۔ اسی دور میں پراکرت ناموں کو سنسکرت آمیز کر دیا گیا۔

(The Purana Text by Pargiter)

اس کے ساتھ قابلِ قدر اضافات ہوئے چونکہ حضرت مسیح کی آمد کی روایت ہندوؤں میں مشہور تھی اس لئے راجہ شالیواہن اور حضرت مسیح کی تاریخی ملاقات کا اضافہ بھوشیہ پران میں درج ہو گیا اور نام بھی سنسکرت آمیز ہو گئے۔

پروفیسر ڈی ڈی کوسامبی لکھتے ہیں کہ یہ کوئی قدیم روایت ہے جس کا ماخذ نامعلوم ہے۔

(Jesus in Rome by Robert Graves. P.76)

بھوشیہ پران کے اضافات

بھوشش پران کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر دور میں اضافات ہوئے۔ بمبئی میں اس کی اشاعت سے قبل بھی اس میں بعض اضافے ہوئے۔ انگریزی دور کے بعض واقعات کا ذکر ہے۔ نتیجۃً بعض واقعات اور اضافے جدید ہیں بعض قدیم۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا ذکر کیا ہے [illegible] اضافات سے تعلق رکھتا ہے۔

بھوشیہ پران میں اوّل یہ ذکر ہے آچاریہ منش موسیٰ کے پیروکار [illegible] کے برہمنی مخالفوں کے [illegible] جگہ آباد کیا۔

بھوشیہ پران کی فصل اوّل میں یہ ذکر ہے۔ تیسری فصل میں راجہ شالیواہن اور ایشا مسیح کی ملاقات کا ذکر ہے۔ پروفیسر کوسامبی کے نزدیک اس روایت کا کوئی پرانا ماخذ ہے۔

اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ بھوشیہ پران کا حوالہ ایک مربوط بیان ہے اُسے توڑا نہیں جا سکتا وہ ایک روایت قدیم ہے اندریں صورت ڈاکٹر شون فیلڈ کی تنقید بے بنیاد ثابت ہوتی ہے۔

بھوشیہ پران کا حوالہ اسلامی دَور کی تحریف نہیں بلکہ قرونِ اولیٰ کا قابلِ نفاذ ہے۔

"تاریخی حقائق"

بھوشیہ پران کے حوالے میں مندرجہ ذیل باتیں تاریخی اہمیت کی حامل ہیں اور قابلِ غور ہیں۔

۱۔ راجہ شالیواہن کا ذکر ہے کہ اس کی ملاقات ایشا مسیح سے ہوئی۔ راجہ شالیواہن ... اور اَدل کا آخر ہے۔ بھوشیہ پران میں ہے شالیواہن راجہ بکرماجیت کا پوتا تھا۔

فرمودۂ رسول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔ یہ اس کی توثیق ہے۔

۲۔ یہ ذکر ہے کہ ایشا مسیح ایک باہر کے ملک میں مبعوث ہوئے۔

"وہ بولا اب راج ملیچھ دیش میں ستیہ کے ناش ہونے اور مریدا کے ٹوٹ جانے سے میں مسیح روپ میں پرگٹ ہوا ہوں"

(ترجمہ۔ پنڈت بنسا رام جی کرتے)

صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ایک باہر کے ملک سے ہجرت کر کے ہمالہ دیش میں وارد ہوئے تھے۔

۳۔ پھر یہ ذکر ہے نگما کی مناجات ایشا مسیح کی زبان پر یقیں نیگم وہ یکا طرح کسی الہامی صحیفہ کا نام ہے۔ پروفیسر کوسامبی کے نزدیک اس سے مراد بائیبل ہے۔

۴۔ آپ ملیچھ دھرم کے مبلغ اور ہادی تھے "میں ملیچھ دھرم کا اپدیشک اور ستیہ برت کا دھارن کرنے والا ہوں"

۵۔ اس فرستادہ کا ہمالہ دیش میں وارد کیوں ہوا؟ اس سوال کا جواب بھی بھوشیہ پران میں دوسری جگہ موجود ہے لکھا ہے:۔

سرسوتی ندی کے پوتر برہماورت کے ماسوا سارا جگت ملیچھ آچاریہ حضرت موسیٰ ؑ کے پیروؤں سے بھرا پڑا ہے۔

(مہترتی سرگ پرب کھنڈ ۱ ادھیائے ۵ شلوک ۳۰)

ظاہر ہے بنی اسرائیل بلاد شرقیہ میں آباد تھے ہندوستان کے برہمنی علاقہ کے ماسوا دوسرے علاقوں میں بسے ہوئے تھے ان کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح آئے تھے کیونکہ وہ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل تھے۔

۶۔ ہمالہ کے ہُون دیش میں راجہ شالیواہن سے ملاقات ہوئی ہُنوں کے قبضہ کی وجہ سے کشمیر ہون دیش بن گیا۔ سرینگر کشمیر میں یوز آسف (یسوع آسف) کی قبر ہے جو کسی زمانہ میں عیسیٰ نبی کی قبر کہلاتی تھی۔

۷۔ فرستادہ خدا نے کہا:۔

میں کنواری کے گربھ سے پیدا ہوا خدا کا بیٹا ہوں۔

ظاہر ہے خدا کا بیٹا فرشتہ مجرد سے پیدائش کی وجہ سے کہا گیا۔ انجیل لوقا میں انجیل میں یسوع مسیح کا نسب نامہ یوں ہے اور "آدم خدا کا بیٹا" ہے۔

۸۔ آخر میں ہے راجہ شالیواہن نے ایشا مسیح کو ہمالہ دیش میں شیر نگرپور کے علاقہ میں پہلے سے قبول کیا ہوا دیا۔

ان امور سے ظاہر ہے کہ یہ ایک مربوط حوالہ ہے اور تاریخی اہمیت کی باتیں اس حوالے میں موجود ہیں۔

بھوشیہ پران اور حضرت مسیح علیہ السلام

پروفیسر ڈی ڈی کوسامبی نے بھوشیہ پران کے حوالے کا مستند انگریزی ترجمہ کیا ہے جو کہ رابرٹ گریوز اور یشوعا پوڈرو کی مشترکہ کتاب

" Jesus in Rome "

میں شائع ہوا اس کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے:۔

ایک دفعہ ساکا قوم کا حکمران (شالیواہن) ہمالیہ کی ایک بلند چوٹی پر گیا وہاں اس طاقتور بادشاہ نے ہُون دیش (کشمیر) میں ایک بابرکت انسان کو دیکھا جو گورے رنگ کا تھا اور سفید لباس پہنے ہوئے تھا۔ آپ کون ہیں؟ اُس نے پوچھا۔ بزرگ نے جواب دیا۔ مجھے ابن اللہ جان لیجئے کہ میری پیدائش ایک کنواری کے بطن سے ہے۔ میں ملیچھوں (غیر قوم) کا مبلغ ہوں۔ سچائی کا پیروکار اور راستی پر قائم ہوں۔ یہ سُن کر بادشاہ نے کہا آپ کے مذہب کے اصول کیا ہیں۔ اُس نے جواب دیا:۔

اے عظیم بادشاہ! سنیئے جب سچائی ختم ہونے کو آئی اور ملیچھوں میں تمام اخلاقی اقدار کا خاتمہ ہو گیا تو میں جو کہ مسیح ہوں برپا ہوا۔

"ایہا مسیح" نامی غیر برہمنوں کی دیوی (جبرئیل) نے جب اپنا ظہور نہایت ہیبت ناک صورت میں کیا تو میں نے اُس تک ملیچھوں کے طریق پر رسائی حاصل کرتے ہوئے مقام مسیحا کو پایا۔

اے بادشاہ! اس مذہب کو سنو جو میں نے ملیچھوں پر فرض کیا نفس کی صفائی اور غیر پاکیزہ بدن کی تطہیر کے بعد انسان پر لازم ہے کہ (نگیما جاپ یعنی) آسمانی صحیفہ کے وِرد کے ساتھ نہایت صاف اور سچے دل اور دماغ کی یکسوئی کے ذریعہ نیز انتہائی محویت کے عالم میں اس خدا کی عبادت کرے جو کہ سوریہ منڈالا (سورج والے آسمان) میں ہے۔ خداوند قائم ہے جیسا کہ سورج قائم ہے وہ ہمیشہ عناصر کار مخلوق کے جوہر کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اسی باعث اے بادشاہ! مسیحا (مقام فنا میں) ناپید ہو گیا۔ ایش (یعنی خدا) مبارک اور برکت بخشنے والی صورتی کے باعث جو ہمیشہ میرے دل میں جاگزیں رہتا میرا نام ایشا مسیح قرار پا گیا۔

یہ کلمات سُن کر بادشاہ نے اُس ملیچھ کو سجدہ کیا اور ملیچھوں کی بے رحم زمین میں بحال کر دیا۔

(بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۹-۳۱)

اعلانِ نکاح

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مؤرخہ ۱۹/۱۲/۸۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ عاصمہ نکہت سلمہا بنت مکرم سید رشید احمد صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد کا نکاح عزیز رفیع احمد سلمہ ابن مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری ساکن حیدرآباد کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے اس خوشی میں بطور شکرانہ یکصد روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

وِلادتیں

(۱) محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ کی دوسری بیٹی عزیزہ طاہرہ صدیقہ سلمہا اہلیہ عزیز مکرم محمد سرور صاحب بٹ مقیم مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "محمد احسان احمد" تجویز فرمایا ہے۔

(۲) مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۳/۱۲/۸۶ پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "رضوانہ عفت" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ایم حسن کٹی صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم اے شاہ الحمید صاحب صدر جماعت احمدیہ کاداشیری (کیرلہ) کی نواسی ہے۔

(۳) مکرم مسعود احمد خان صاحب مقیم کانپور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۲۲/۱۱/۸۶ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منشی عبد الحفیظ صاحب مرحوم آف گریلی کا پوتا اور مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کانپور کا نواسہ ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدّات میں دس روپے ادا کئے ہیں۔

(۴)۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب استاذ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۱۶/۱۱/۸۶ بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام "آمنہ نگار" رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم عبد العزیز صاحب استاذ تیماپور کی پوتی اور مکرم نور الدین صاحب ناصر وکیل نائب صدر جماعت احمدیہ تیماپور کی نواسی ہے۔ اس خوشی میں موصوف کی طرف سے بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کئے گئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

قارئین سے نومولودین کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ بدر)

منقولات

کیا مرتد کی سزا قتل ہے؟

جناب ہدایت زمانی ایم اے اسلامیات (پنجاب) ۷۰ امرٹن روڈ لندن سے لکھتے ہیں:۔

مذہبی رواداری اور آزادی ضمیر و عقیدہ کے بارے میں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو جس وسعت نظری کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ وہ بذات خود اس کے امن پسند اور صلح کن مذہب ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ترجمہ: اے رسول! اعلان کردو کہ یہ دین برحق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ پس تم میں سے جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کرے۔ (سورہ کہف: ۳۰)

پھر فرمایا ہے:۔

ترجمہ: دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ کی اجازت نہیں۔ (البقرہ: ۲۵۷)

آزادی ضمیر و عقیدہ اور مذہبی رواداری پر مبنی اسلام کی اس پر حکمت تعلیم پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں مسلمانوں نے عہد خلافت راشدہ اور مابعد کے زمانے میں غیر مسلموں کے جان و مال اور عزت و آبرو کی جس رنگ میں حفاظت کی اس کی مثال کسی اور جگہ نہیں ملتی۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس زریں تعلیم کو یکسر فراموش کر دیا اور اسلام کو دنیا کے سامنے ہمیشہ ایک متعصب اور تنگ نظر مذہب کے طور پر پیش کیا ہے۔

آج بھی بعض علماء پاکستان اس نظریہ کے قائل ہیں کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے حالانکہ اسلامی تاریخ میں کوئی ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی کہ محض ارتداد کی وجہ سے کسی شخص کو قتل کر دیا گیا ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے اور ایسی بے شمار مثالیں تاریخ اسلام میں ملتی ہیں کہ کوئی شخص مرتد ہوا۔ پھر اس نے اُمت مسلمہ کے خلاف بغاوت کر کے کئی ایک مسلمانوں کا خون کر دیا اس کے خلاف مسلمانوں نے کارروائی کی اور اس کو جان سے مار ڈالا۔ مرتد ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلامی حکومت کا باغی ہو کر اسلامی حکومت پر حملہ کرنے کی صورت میں۔

اصل بات یہ ہے کہ حقوق العباد کے خلاف جو کارروائی ہوگی اس کی سزا دینے یا معاف کرنے کا حق بندوں کو ہے۔ آخرت میں خدا تعالیٰ بھی اس کی سزا دے گا۔ کیونکہ حقوق العباد کی نگہداشت بھی خدا کا حکم ہے اور اس کی خلاف ورزی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مستوجب سزا ہے۔ مگر عقائد میں گمراہی جو ان اعمال میں ظاہر نہ ہو جو حقوق العباد کے خلاف ہیں۔ صرف خدا کی سزا دہی کے لئے مخصوص ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ وہ کسی کو سزا دے۔

(ہفت روزہ "اخبار وطن" لندن ۲۷ نومبر و ۳ دسمبر ۱۹۸۶ء)

خدا محفوظ رکھے اس شرارت سے

محترم ڈاکٹر جی آر سہروردی صاحب پونچھ کیم نمبر ۲ زیڈ بلاک لاہور کی طرف سے عنوان بالا کے تحت، الطاف رحیم پبلشرز ۱۸ کبیر سٹریٹ لاہور میں مطبوعہ ایک اشتہار ہے۔

☆ ان کی زبان سے کبھی کلمۂ خیر نہیں نکلا۔ ☆ ان کو کبھی ایسے عمل کی توفیق نہیں ملی جس کے نتیجہ میں اُمت میں اتحاد و اتفاق کا جذبہ پروان چڑھتا ہو۔ ☆ انہوں نے جب بھی بات کی تو باہمی منافرت اور اختلاف کو ہوا دینے کے لئے کی۔

☆ ان کے ہر منصوبہ اور تحریک کے نتیجہ میں قوم کو دکھ اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ☆ مسجد شہید گنج کی تحریک میں مسلمانوں کی بھرپور مخالفت کی۔

☆ قیام پاکستان کی تحریک میں اس وقت کے مخلص اور محنتی لیڈروں سے قوم کو متنفر کرنے کے لئے ان پر خوب کیچڑ اچھالا اور اس طرح قیام پاکستان کی تحریک کو ناکام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ☆ حضرت قائداعظمؒ کو کافر اعظم قرار دیا

اس وقت جبکہ ہر مسلمان مرد، عورت، بوڑھا، جوان اور بچہ بچہ سر دھڑ کی بازی لگا کر قیام پاکستان کی تحریک کو کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا تو ان کانگریسی مولویوں نے اس وقت پاکستان کو پلیدستان اور احمقوں کی جنت قرار دیا تھا اور پھر فریب سے اسی پاکستان میں یہ لوگ قومی اسمبلی کی سیٹوں کے حصول کی کوشش بھی کرتے رہے۔

☆ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ہزاروں عورتوں کا سہاگ اُجاڑنے اور بچوں کو یتیم کرنے کے بعد جب پولیس انہیں پکڑ کر جیل میں لے گئی تو یہ ختم نبوت کے قائد و بند کی تکلیف برداشت نہ کرتے ہوئے معافی نامے لکھ کر جیل سے باہر آ گئے۔

☆ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں یہ کانگریسی مولوی بقول اختر کاشمیری ایک ایک کنال زمین پر حکومت کے ہاتھوں فروخت ہو گئے اور اس طرح تحریک ختم نبوت کے عظیم مقاصد کو اپنے مفاد پر قربان کر دیا۔

"یا رسول اللہ" کے عاشقانہ اور جانفزا نعرہ سے روٹھ کر بادشاہی مسجد میں عاشقان رسولؐ کے سر پھاڑ دیئے۔

اور اب جبکہ

وطن عزیز ایک نازک مرحلہ سے گزر رہا ہے ان کانگریسی مولویوں نے قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے اور قادیانیوں کے سینہ سے کلمہ طیبہ کے بیج نوچنے کی شرمناک تحریک شروع کی ہے۔ کلمہ مٹانے کی یہ تحریک اگر کسی کمیونسٹ یا غیر اسلامی تنظیم کی طرف سے ہوتی تو ہم اس طرح شکوہ نہ کرتے لیکن ظلم تو یہ ہے کہ مولویوں کے اس مخصوص ٹولہ نے اسلام کے نام پر عظیم اسلامی مملکت پاکستان میں کلمہ طیبہ مٹانے کی تحریک شروع کر رکھی ہے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے یا ان کے سینوں سے کلمہ کا بیج اتارنے سے قادیانیت کا رد نہیں ہوگا بلکہ یہ طرز عمل تو اسلام اور وطن عزیز کو غیروں کے سامنے بدنام کر دے گا۔

جب پاکستان کے قیام کا مقصد ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے تو پھر ہماری کوشش کلمہ طیبہ مٹانے کی کیوں ہو؟ بلکہ ہماری تو یہ خواہش ہونی چاہئے کہ ہر گرجا، مندر اور عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہو۔ اگر قادیانی اپنی عبادت گاہوں پر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان سمجھتے ہیں تو یہ امر انبساط اور سکون کا باعث ہونا چاہئے۔

ردِّ قادیانیت میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اور اعلیٰ حضرت کی متابعت میں علمائے اہل سنت نے قادیانیت کی رد میں جو کچھ کیا ہے کانگریسی مولوی اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں حضرت شاہ احمد نورانی نے رد قادیانیت میں جو غیر معمولی کامیاب دورے کئے [illegible] اس کے نتائج سے [illegible] قادیانیت کی مخالفت میں کلمہ طیبہ یعنی نام خدا اور نام [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم مٹانے کی [illegible] جسارت کرنا یہ انہی کانگریسی مولویوں کا حصہ ہے جن سے اُمت کو کبھی بھی خیر کی امید نہیں رہی اور اس وقت بھی جبکہ وطن عزیز ایک نازک مرحلہ سے گزر رہا ہے اس ٹولہ کی یہ تحریک کسی خیر کی خبر نہیں لائے گی۔ قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کی یہ تحریک اسلام اور وطن عزیز کو بدنام کرنے کی گھناؤنی سازش ہے۔

ان احراری کانگریسی مولویوں سے کوئی دریافت تو کرے کہ تم نے آج تک کونسے غیرت کھیلوں کو مجبور رکھا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کلمہ طیبہ مٹا رہے ہیں۔ کانگریسی مولویو! یاد رکھو [illegible] ماضی کی گرد تو [illegible]

[illegible] جال [illegible] سمجھنے [illegible]

[illegible] کلمہ طیبہ [illegible]

[illegible] اور آخرت [illegible]

[illegible] مقدر [illegible]

سے محفوظ رکھے۔ آمین!

درخواست دعا: [illegible] محمد [illegible] دفتر [illegible]

[illegible] خدا تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے [illegible]

[illegible]

سری نگر میں ہندوستان کی تین مایۂ ناز مسلم یونیورسٹیوں کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار میں

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السّلام صاحب کی خدمات کا اعتراف

اور

جماعت احمدیہ سے متعلق حکومت پاکستان کے مخالفانہ اقدامات کی مذمت

رپورٹ مکرم عبد السلام صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سرینگر کشمیر

Relevance of Islam in Modern Societies.

ماڈرن سوسائٹیز میں اسلام کا تعلق کے عنوان کے تحت ملک کی تین عظیم یونیورسٹیوں' کشمیر یونیورسٹی۔ سری نگر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی نے متفقہ طور پر سیمیناروں کا ایک سلسلہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں سب سے پہلا سیمینار کشمیر یونیورسٹی سری نگر کے گاندھی بھون ہال میں ۱۴ر سے ۱۶ر نومبر تک منعقد ہوا۔ اس سیمینار کے لئے مندرجہ ذیل چار عناوین پر تقاریر کرنے کے لئے ملک اور ملک سے باہر کے مستند مسلم سائنسدانوں کو دعوت دی گئی تھی۔

(۱) :۔ قرآن حکیم کا سائنسی نقطہ نظر۔

(۲) :۔ مغرب میں سائنس کی ترقی پر اسلام کا اثر۔

(۳) :۔ سائنس کی ترویج میں مسلمانوں کا حصہ۔

(۴) :۔ مسلمانوں میں سائنس سے عدم دلچسپی کی وجوہات اور اس حالت کو سدھارنے کے لئے اقدامات۔

پس منظر ان سیمیناروں کا یہ ہے کہ ایسے الزامات کی نفی کی جائے جن میں اسلام پر اندھی تقلید اور خیالی عقائد کا مذہب ہونے کے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ حقائق اس کے بالکل خلاف ہیں۔ قرآن حکیم۔ تحصیل علم مشاہدہ فطرت اور تجسس و تحقیق کی تعلیم دیتا ہے۔ آٹھویں اور نویں صدی عیسوی میں اسلامی مکتب فکر نے مشہور و معروف سائنسدان پیدا کئے۔ جن کے نظریات کا سکہ انیسویں صدی کے طلوع تک جاری رہا۔ بدقسمتی سے ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر کی اسلامی دنیا کی بڑی درسگاہوں میں سائنس کو مذہبیات سے الگ کر دیا گیا تھا۔ یہ ایک بڑی غلطی تھی جس نے ماڈرن مسلم سوسائٹی کی جمود اور زوال کی طرف رہنمائی کی۔ دنیا میں اور بالخصوص ہندوستان میں مسلم سوسائٹی کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مذہب اور سائنس کے علاپ پر نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ ہندوستانی مسلمان سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں بھرپور حصہ ادا کر سکیں۔

ان حالات کے تحت ان تینوں یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں نے جولائی ۱۹۸۶ء میں یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ چونکہ ان ہی تین یونیورسٹیوں سے مسلمان سائنسدانوں اور سکالروں کی اکثریت نکلتی ہے ان کو اس بارے میں اپنا فرض ادا کرنا چاہئے اور اپنے ذرائع اکٹھے کر کے ایسے پروگرام بنانے چاہئیں جن سے ہندوستانی مسلمانوں میں مذہب و سائنس سے دلچسپی پیدا ہو جس سے ملک میں اُن کی ترقی و خوشحالی اور نجات کے راستے پیدا ہوں۔ چنانچہ پہلے اقدام کے طور پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر ایک یونیورسٹی میں ایسے سیمینار منعقد کئے جائیں۔

اس سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر کشمیر یونیورسٹی میں پہلے سیمینار کا انعقاد اور اس میں دیگر مسلم سائنسدانوں کے ساتھ ساتھ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نوبل پرائز یافتہ۔ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ڈیپارٹمنٹ آف آسٹرونومی۔ عثمانیہ یونیورسٹی۔ حیدر آباد اور محترم پروفیسر مبارک احمد صاحب ڈیپارٹمنٹ آف فزکس۔ کشمیر یونیورسٹی سرینگر کو اپنے مقالے پڑھنے کی دعوت دی گئی تھی۔

محترم جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب مصروفیات کی وجہ سے خود تشریف نہ لا سکے البتہ اپنا مقالہ بھیج دیا۔ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے مورخہ ۱۴ر نومبر کو اپنا مقالہ پڑھا۔ ۱۵ر نومبر بروز اتوار چار بجے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر جناب علی اشرف صاحب کی صدارت میں مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب نے اپنا مقالہ بہ عنوان "فزکس میں مسلمانوں کا حصہ" پڑھا۔ اپنے اس عالمانہ تحقیقی مقالے میں موصوف نے تفصیل سے اُن مسلم سائنسدانوں اور سکالرز (دانشوروں) کا ذکر کیا جنہوں نے سائنس' تحقیق اور علمی دنیا میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ ان میں ماشاء اللہ' احمد بن محمد النہوندی خلیفہ منصور عباسی کے دور میں' سند بن علی' یحییٰ بن ابی منصور' خالد بن عبد الملک مامون الرشید کے زمانے میں اور پھر الکندی' ابو معشر البلخی' علی ابن ماجد' عبد الحسن بن ماجد' ہشام' عمر ابن خلدون' یعقوب ابن ترک' سلمہ المغربی' ابن رشد' ابن شاطر' غرضیکہ ۱۳۵۰ء تک کے لوگ شامل ہیں اور پھر یہ سلسلہ اچانک بند ہو کر چھ سو سال گذرنے کے بعد پروفیسر عبد السلام صاحب کی ذات میں مسلمانوں کا عظیم سائنسدان پیدا ہوتا ہے۔ پروفیسر مبارک احمد صاحب کے علاوہ بھی اکثر مقررین حضرات نے اسلامی سائنسدانوں کے سلسلے میں پروفیسر عبد السلام صاحب کا نام بڑے فخر سے (QUOTE) کوٹ کیا۔ جن میں ایک صاحب جماعت اسلامی سے بھی وابستہ تھے۔

ان کی تقریر کے خاتمے پر ہال میں سے ایک شخص بول اُٹھا کہ پاکستان نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے اس لئے پروفیسر عبد السلام صاحب کا نام کیوں؟ اس پر صدر محترم نے فرمایا "پاکستان نے جو یہ فیصلہ کیا ہے بہت ہی شرمناک فیصلہ ہے یہ معاملہ یہیں ختم ہے۔"

جناب ڈاکٹر یاسین انصاری صاحب ہیڈ آف دی سرجری ڈیپارٹمنٹ میڈیکل کالج علی گڑھ نے فرمایا :۔

PAKISTAN SHOULD BOW ITS HEADDOWN WITH SHAME FOR THISDECLARATION TILL THE DOOMS DAY-"

"SHAME! SHAME!! SHAME!!!"

یعنی اس فیصلے پر پاکستان کا سر قیامت تک شرم سے جُھک جانا چاہیئے۔ شرم! شرم!! شرم!!!

ڈائس پر بیٹھے سبھی حضرات نے یک زبان ہو کر کہا جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے کسی دوسرے کو اُسے غیر مُسلم کہنے کا کوئی حق نہیں۔

درخواست ہائے دُعا

●۔۔ مکرم شجاع الدین خان صاحب کیرنگ بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ●۔۔ مکرم عبد الصمد خان صاحب کیرنگ اپنی کامل صحت و شفا یابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ●۔۔ مکرم زین العابدین صاحب کیرنگ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے دینی و دنیوی مقاصد میں نمایاں کامیابی کے لئے ●۔۔ مکرم رئیس صدیقی صاحب کانپور اپنی ہمشیرہ کے ہاں نیک' صالح اور خادم دین اولاد نرینہ کی ولادت ہونے اور والد محترم کے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے۔ ●۔۔ مکرم کلیم احمد صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب ساکن بیترول ضلع فتح پور یوپی دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بچے کے نیک صالح و خادم دین ہونے کے لئے ●۔۔ محترمہ زینب سلطانہ صاحبہ منور آباد سری نگر اپنی بیٹی عزیزہ حلیمہ بانو سلمہا کے ایمان کی سلامتی اور انجام بخیر ہونے کے لئے ●۔۔ مکرم عبد الباسط صاحب بھدرک اپنی جماعت کے سابق صدر جماعت کی کامل و عاجل شفا یابی اور درازی عمر کے لئے ●۔۔ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق نمائندہ بدر اپنے بہنوئی مکرم عبد الستار خان صاحب آف سورو (اڑیسہ) جن کا گزشتہ دنوں آپریشن ہوا ہے کی کامل و عاجل شفا یابی اور ان کے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

نتیجہ امتحان دینی نصاب مجلس انصار اللہ بھارت

لائحہ عمل مجلس انصار اللہ بھارت برائے سال ۸۷-۱۹۸۶ء میں درج دینی نصاب کے مطابق قیادت تعلیم کی طرف سے ماہ نومبر میں معیار اوّل اور معیار دوئم کے انصار بھائیوں کا امتحان لیا گیا جس میں بھارت کی ۱۵ مجالس کے ۱۰۰ انصار شامل ہوئے اور بفضلہ تعالیٰ سب کے سب کامیاب قرار پائے۔ الحمد للہ۔ ہر دو معیاروں کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام یہ ہیں:۔

معیار اوّل

مکرم محمد شہید اللہ صاحب کبیرہ　اوّل
" عبد الکریم صاحب نور دیودرگ　دوئم
" پی عبد الجلیل صاحب کردناگاپلی　سوئم

معیار دوئم

مکرم محمد صادق صاحب عارف قادیان　اوّل
" محمد دین صاحب بدر قادیان　دوئم
" حکیم الدین صاحب کیرنگ　سوئم

اللہ تعالیٰ سب انصار بھائیوں کو یہ کامیابی مبارک کرے اور بیش از بیش دینی اور دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

معیار اوّل

محترم چوہدری عبد القدیر صاحب	قادیان	۶۶/۱۰۰
" " محمود احمد صاحب عارف	"	۶۶
" " سعید احمد صاحب	"	۷۲
" ماسٹر محمد الیاس صاحب	"	۶۸
" چوہدری سکندر خان صاحب	"	۵۷
" بشیر احمد صاحب کالا افغاناں	"	۶۶
" خواجہ احمد حسین صاحب	"	۷۵
" رشید احمد صاحب ملکانہ	"	۶۱
" ذوالفقار احمد صاحب	"	۶۴
" چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں	"	۶۱
" عمر الدین صاحب دہلوی	"	۶۵
" نذیر محمد صاحب پونچھی	"	۷۳
" چوہدری بدر الدین صاحب عامل	"	۵۴
" مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی حیدرآباد		۷۳/۱۰۰
" محمد شمس الدین صاحب	"	۶۵
" میر احمد صادق صاحب	"	۶۲
" سید غوث صاحب	"	۷۵
" محمد سلیمان صاحب	"	۶۵
" خواجہ عبد الوحید صاحب انصاری	"	۵۵
" غلام رؤف الدین صاحب	"	۵۱
" محمد عبد الستار صاحب	"	۶۷
" محمد احمد صاحب غوری	"	۷۶
" محمد منصور احمد صاحب	"	۷۴
" سید جہانگیر احمد صاحب	"	۷۱
" یوسف حسین صاحب	"	۵۸
" محمد شہید اللہ صاحب کبیرہ	اوّل	۸۹/۱۰۰
" شہادت علی صاحب	برلیشہ	۶۵/۱۰۰
" غلام علی صاحب	"	۶۲
" محمد علاؤ الدین صاحب	گنگارام پور	۳۶/۱۰۰
" عبد الجلیل ملا صاحب	بالمسد	۸۷/۱۰۰
" یونس علی غازی صاحب	"	۳۷
" شیخ روشن علی صاحب	"	۶۷
" احمد نور خان صاحب	کیرنگ	۳۳
محترم محمد نصیر اللہ صاحب	کیرنگ	۵۴/۱۰۰
" شیخ زین العابدین صاحب	"	۵۴
" بقاء الرحمٰن صاحب	"	۵۶
" عبد الصمد خان صاحب	"	۵۷
" عطاء الرحمٰن صاحب	"	۴۲
" فضل الرحمٰن خان صاحب	"	۳۳
" عبد الغفار خان صاحب	"	۴۹
" شریف خان صاحب	"	۵۶
" لیسین خان صاحب	"	۵۶
" ظل الرحمٰن خان صاحب	"	۶۰
" ایم علی کنجو صاحب	کردناگاپلی	۷۵/۱۰۰
" پی عبد الجلیل صاحب	" سوئم	۷۶
" ایم ابوبکر کنجو صاحب	"	۷۴
" کے بشیر الدین محمود صاحب	"	۷۲
" سید علیم الدین صاحب جڑچرلہ		۳۵/۱۰۰
" غلام نبی صاحب ناظر	یاڑی پورہ	۵۰/۱۰۰
" عبد العظیم صاحب	عثمان آباد	۵۴/۱۰۰
" عبد السلام صاحب ٹاک	سرینگر	۵۰/۱۰۰
" بابو غلام رسول صاحب	"	۵۴
" عبد الغنی صاحب	دیودرگ	۵۵/۱۰۰
" عبد الکریم صاحب نور دوئم	"	۸۱
" غلام ناظم الدین صاحب	گلبرگہ	۵۴/۱۰۰
" عبد الرشید صاحب	"	۵۰
" محمد نعیم صاحب	اٹارسی	۵۵/۱۰۰
" ابرار حسین صاحب	"	۵۵

معیار دوئم

محترم محمد شریف صاحب	قادیان	۳۶/۵۰
" غلام حسین صاحب	"	۳۶
" فتح محمد صاحب نانبائی	"	۲۶
" ملک بشیر احمد صاحب	"	۲۶
" مولوی محمد صادق صاحب عارف	" اوّل	۴۷
" محمد دین صاحب بدر	" دوئم	۴۳
" صوفی غلام محمد صاحب	"	۲۶
" [illegible] محمد صاحب گجراتی	"	۲۶
محترم مظفر حسین صاحب	قادیان	۲۶/۵۰
" منظور احمد صاحب جھیمہ	"	۲۳
" بشیر احمد صاحب شاد	"	۲۴
" محمد صادق صاحب ننگلی	"	۲۶
" فیض محمد صاحب	کیرنگ	۲۹/۵۰
" اینٹا خان صاحب	"	۲۳
" عبد الستار خان صاحب	"	۳۱
" اکبر خان صاحب	"	۲۴
" شیخ منان صاحب	"	۳۰
محترم ناظر خان صاحب	کیرنگ	[illegible]
" حکیم الدین صاحب	"	سوئم
" احیان خان صاحب	"	
" شیخ محسن صاحب	"	[illegible]
" دلاور علی صاحب	"	[illegible]
" ثناء اللہ خان صاحب	"	[illegible]
" غنی اللہ خان صاحب	"	۲۹
" مصاحب خان صاحب	"	[illegible]
" شمشیر خان صاحب	"	[illegible]
" نصیب محمد صاحب	"	[illegible]
" شیخ عزیز الدین صاحب	"	۲۹
" مبارک محمد صاحب	"	[illegible]
" شجاع الدین خان صاحب	"	[illegible]
" شمشیر علی صاحب	"	[illegible]
" شفیق الدین صاحب	"	۲۵
" ستار خان صاحب	"	۲۵
" رحیم خان صاحب	"	۲۹
" یوسف محمد صاحب	"	۲۲
" فقیر خان صاحب	"	۱۷
" ثناء اللہ خان صاحب	"	۳۰
" شیخ ضمیر صاحب	"	۲۷
" عبد الباری صاحب	اٹارسی	۳۰
" مولوی عبد الرحمٰن صاحب	یاڑی پورہ	۴۷
" مولوی نذیر احمد خان صاحب	"	[illegible]
" میر عبد الستار صاحب	"	[illegible]

(باقی آئندہ)

افسوس! محترم ایم عبد الرشید صاحب منجیشور وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس! محترم ایم عبد الرشید صاحب منجیشور مورخہ ۳ نومبر ۱۹۸۶ء بعمر ۸۳ سال بوجہ پیرانہ سالی اپنے گھر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم موصی تھے۔ نیک، متقی، پابند صوم و صلوٰۃ، خوب سیرت اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ کئی سال تک مینگلور، منجیشور اور موگرال جماعت کے صدر رہے۔ موصوف کی پیدائش ہندو گھرانہ میں ہوئی۔ آپ نے عین جوانی کی عمر میں اسلام قبول کرنے کی توفیق پائی۔ اس کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے حیدرآباد دکن گئے۔ وہاں صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و مبلغ انگلستان و افریقہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر (مرحوم) کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قبولِ احمدیت کے ابتدائی دنوں میں موصوف کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کو اپنے مخالفوں پر معجزانہ طور سے کامیابی حاصل ہوتی رہی اور مخالف ان کے رعب سے ڈرتے رہے۔ وہ احمدیت کے ایک پرجوش مبلغ تھے۔ موصوف کو اپنے ہندو رشتہ داروں کے ساتھ حسن و احسان کا سلوک [illegible] کے وقت اُن کے بہت سے رشتہ دار تعزیت کے لئے آئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں [illegible] ہیں۔

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندیٔ درجات [illegible] اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے [illegible] مرحوم کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آمین

[illegible] صدیق [illegible] میرس منگلور

[illegible]

صوبہ آندھرا و صوبہ اُڑیسہ کی لجنات اماء اللہ کے لئے

ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے صوبہ آندھرا کی تمام لجنات کے لئے اکتوبر ۱۹۸۶ء تا ستمبر ۱۹۸۷ء تک کے لئے محترمہ اعظم النساء صاحبہ کو صوبائی صدر لجنات اماء اللہ آندھرا پردیش۔ محترمہ امۃ المنیر صاحبہ کو صوبائی نائب صدر لجنات اماء اللہ۔ محترمہ فرحت الدین صاحبہ اور محترمہ محمودہ رشید صاحبہ کو صوبائی جنرل سیکرٹری لجنات اماء اللہ آندھرا مقرر کیا جاتا ہے۔

اور صوبہ اُڑیسہ کی تمام لجنات کے لئے محترمہ شیرین باسط صاحبہ کو اکتوبر ۱۹۸۶ء تا ستمبر ۱۹۸۷ء کے لئے پورے صوبہ کی صدر مقرر کیا جاتا ہے۔

تمام لجنات صوبہ آندھرا پردیش اور تمام لجنات صوبہ اُڑیسہ اپنی صوبہ کی صدر سے تعاون کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اعلاناتِ نکاح

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۱۹/۱۲/۸۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے بصیرت افروز خطبۂ نکاح ارشاد فرمانے کے بعد ۱۶ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ ادارہ بدر کو اب تک ان میں سے جن اعلانات نکاح کی تفاصیل مہیا ہو سکی ہیں وہ بغرض ریکارڈ و تحریک دُعا ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

(۱):- عزیزہ امۃ الکریم ثمینہ سلمہا بنت مکرم محمد بشیر الدین احمد صاحب ... باغ حیدر آباد کا نکاح عزیزم محمد سلیم الدین سلمہٗ ابن مکرم محمد شمس الدین ... نائب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ حیدر آباد کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس خوشی میں فریقین کی طرف سے پینتالیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔

(۲):- عزیزہ بشیرہ بیگم سلمہا بنت مکرم منیر احمد صاحب غوری حیدر آباد کا نکاح عزیزم قدیر احمد غوری سلمہٗ ابن مکرم بشیر احمد صاحب غوری امیر جماعت ضلع محبوب نگر (آندھرا) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس خوشی میں فریقین کی طرف سے اعانت بدر میں پچاس روپے ادا کئے گئے ہیں۔

(۳):- عزیزہ نصیرہ بیگم سلمہا بنت مکرم منور احمد صاحب غوری حیدر آباد کا نکاح عزیزم حنیف احمد غوری سلمہٗ ابن مکرم محی الدین صاحب غوری ساکن حیدر آباد کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس خوشی میں فریقین نے پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔

(۴):- عزیزہ جمیلہ بیگم سلمہا بنت مکرم عبد القادر صاحب ساکن جڑچرلہ (آندھرا) کا نکاح عزیزم عبد اللہ شریف سلمہٗ ابن مکرم عبد اللہ شریف صاحب ساکن جنیتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر آندھرا کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس خوشی میں فریقین کی طرف سے تیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔

(۵):- عزیزہ سرور پروین سلمہا بنت مکرم محمد ابراہیم خان صاحب ساکن جڑچرلہ (آندھرا) کا نکاح عزیزم سید سرفراز حسین سلمہٗ ابن مکرم سید محمد ... صاحب ساکن جڑچرلہ (آندھرا) کے ساتھ مبلغ ... ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس خوشی میں فریقین کی طرف سے اعانت بدر میں پچیس روپے ادا کئے گئے۔

(۶):- عزیزہ ... بیگم سلمہا بنت مکرم شاہ محمد صاحب کا نکاح عزیزم ... احمد ... سلمہٗ ابن مکرم مولوی نور الدین صاحب کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس خوشی میں عزیزم غلام احمد قادر سلمہٗ کی طرف سے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔

قارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

(۷):- خاکسار کے ماموں زاد بھائی عزیزم محمد سلیم صاحب ابن مکرم علی محمد صاحب کا نکاح مکرم این ابراہیم صاحب آف کیناٹور کی لڑکی عزیزہ راشدہ سلمہا کے ساتھ چھ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۱/۱۱/۸۶ کو بعد نماز جمعہ خاکسار نے پڑھا۔ اسی خوشی میں مکرم محمد سلیم صاحب نے مختلف مدات میں ۱۵/ روپے ادا کئے۔ قارئین سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بہ ثمرات کرے۔ آمین

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس

درخواست ہائے دُعا

● مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب پی ایچ ڈی قائد علاقائی اُڑیسہ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے افضال الٰہی کے حصول اور بیش از بیش مقبول خدمت دین بجا لانے کی توفیق پانے کے لئے ● مکرم میر نصرت علی صاحب امین جماعت احمدیہ سونگڑہ یکصد روپے اعانت بدر میں ادا کر کے کاروبار میں خیر و برکت، صحت و سلامتی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے اور پوتے پوتیوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ● محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ اپنی بڑی بیٹی عزیزہ شاہدہ بشریٰ سلمہا کی بسہولت فراغت اور نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے ● مکرم شیخ فضل احمد صاحب انجینئر راج باغ سرینگر اپنے بیٹے عزیز عمران احمد سلمہٗ کو سرینگر ریجنل انجینئرنگ کالج میں داخلہ مل جانے کی خوشی میں پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے عزیز کی صحت و سلامتی، پیش نظر مقاصد میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم انعام الشعر صاحب مقیم فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) کاروبار کے بابرکت ہونے اور بچوں کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے۔

● مکرم احمد عبد الحکیم صاحب حیدر آباد اپنی، اپنی اہلیہ اور بچی کی صحت و سلامتی دین اور مخلوق خدا کی کماحقہٗ خدمت کی توفیق پانے پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش قادیان اپنے چھوٹے بھائی عزیز ظہور احمد بی ایس سی آف واہ کینٹ (پاکستان) جنہیں گزشتہ دنوں ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں کی کامل و عاجل شفا یابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سملیہ (رانچی) بہار اپنے برادر نسبتی مکرم سید وسیم احمد صاحب خانپور ملکی بہار کے بیٹے عزیز سید وحید احمد سلمہٗ جن کی مکان کے زینہ پر سے گر کر چوٹ آ جانے کے باعث دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے کی کامل و عاجل شفا یابی اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے ● مکرم مشتاق احمد صاحب چنتہ کنٹہ ... حیدر آباد کی خوشدامن محترمہ احمد النساء بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سانحہ کا موصوف کی اہلیہ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت پر گہرا اثر ہے۔ موصوف خوشدامن مرحومہ کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور اہلیہ کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے ● مکرم ظریف الدین خان صاحب کیرنگ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے زیر تعمیر مکان کے بابرکت ہونے اور اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم حمید خان صاحب کیرنگ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بیٹے کی معقول ملازمت میں کامیابی کے لئے۔

● مکرم خالد خان صاحب کیرنگ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے اکلوتے بیٹے کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

● مکرم تاجبیر خان صاحب کیرنگ اپنی صحت و شفا یابی اور دینی و دنیوی مقاصد کے حصول کامیابی کے لئے قارئین بدر سے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مکتوب یورپ

کلامِ پاک کی اشاعت

(۱) - قرآن مجید کا اطالوی ترجمہ

تاریخ بدر میں اس سال ۱۹۸۶ء کے آغاز میں کلام پاک کے اطالوی زبان میں ترجمہ کی اشاعت کی اطلاع پڑھ چکے ہیں جو جماعت احمدیہ کی طرف سے عربی متن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے شائع کیا گیا ہے۔ فرانسیسی ترجمہ کی اشاعت کے چند ماہ بعد سالِ رواں ۱۹۸۶ء کے وسط میں اب جماعت کی طرف سے عربی متن کے ساتھ اطالوی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہو سکا ہے اس ترجمہ کی اشاعت کے اخراجات ایک ہی مخیر احمدی حضرت آپ نوبل انعام یافتہ جناب پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اپنے ذمہ لئے ہیں جو ایک قابلِ تقلید و رشک نمونہ ہے ؎

اسے بے خبر بہ خدمتِ قرآں کمر بہ بند ۔ زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اس کے ساتھ ہی روسی زبان اور بہت سی دیگر یورپین زبانوں میں کلام پاک کی اشاعت کی قابلِ ثواب تیاری اور خدمت کا ذریعہ بسرعت رواں دواں ہے۔ جس سے مغرب میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو انشاء اللہ تقویت حاصل ہو سکے گی یعنی ؎

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ۔ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

(۲) - قرآن پاک کی تلاوت کی مصری کیسٹس

کچھ عرصہ پیشتر مصر کے مشہور قاری عبدالباسط عبدالصمد کی تلاوتِ کلام پاک کے بعض کیسٹ سننے کا اتفاق ہوا۔ اور ساتھ ہی اس امر پر افسوس ہوا کہ ان میں تلاوت کی بعض غلطیاں ہیں۔ ایک مقام پر تو ہمیں یہ سوچنا پڑا کہ یہ غلطی عمداً ہے یا سہواً۔ کیونکہ سورۂ احزاب کی آیت کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ والی آیت کریمہ میں خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ یعنی تا کی کسرہ سے تلاوت کی گئی ہے۔ تلاوت کی یہ کیسٹس یورپ میں اور غالباً مشرق وسطیٰ میں بھی خاصی مقبول ہیں۔ ضرورت ہے کہ اربابِ حل و عقد بالخصوص مصر کی حکومت اور وزاتِ اوقاف اس طرف توجہ دے کہ صرف اغلاط سے مبرا تلاوت کی کیسٹس تیار کر کے پھیلائی جائیں ورنہ تلاوت کی غلط قرأت کی اشاعت تو ثواب کی بجائے اپنے اوپر گناہ کی ذمہ داری لینے والی بات ہے۔

(۳) — ایک یونیورسٹی لائبریری میں قرآن کریم کا ایسا نسخہ دیکھنے کا موقعہ ملا جسے یورپی مستشرقین (ORIENTALISTS) اپنے خیال سے قابلِ اعتبار صحیح AUTHENTIC نسخہ قرار دیتے ہیں۔ اسے GUSTAV FLUEGEL نامی مستشرق نے انیسویں صدی میں پہلی دفعہ جرمنی سے یورپ میں موجود خطی نسخوں کی بناء پر شائع کیا تھا۔ بالعموم نہایت احتیاط سے اور خوبی کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ اور وہی جماعت پاکستان ہے یا دیگر اسلامی ممالک میں مروج ہے۔ تاہم بعض اغلاط اس نسخہ میں بھی نظر آئیں جو شاید طباعت کی غلطیاں ہوں۔ موجودہ مستشرقین کو اس طرف توجہ دلانے کی بھی ضرورت محسوس ہوئی۔ تاکہ آئندہ نسخہ غلطیوں سے مبرا ہو۔ والسلام

حافظ ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل

زیورک - سوئٹزرلینڈ

بدر کی توسیعِ اشاعت اور قلمی و مالی تعاون آپ کا قومی فرض ہے

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳۔۷۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 RESI. 273903 CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

تشریف لائیے ہمارے ہاں خوبصورت ترین اور جدید ترین ڈیزائن ملتے ہیں

رائچوری الیکٹریکلس

الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS

ELECTRIC CONTRACTOR

TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.

PLOT NO. 6, GROUND FLOOR.

OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE FACTORY.

ANDHERI (EAST)

PHONES { OFFICE:- 6348179 RESI:- 629389 } BOMBAY - 400099.

ھُوَالنَّاصِر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۳- خورشید کلاتھ مارکیٹ - حیدری - شمالی ناظم آباد - کراچی

(فون نمبر:- ۶۱۲۰۹۹)

ارشادِ باری تعالیٰ:-

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

اللہ نے یہ مقرر کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔

(طالبِ دعا)

AUTOWINGS

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004

PHONES { 76560 74350 }

آٹو ونگس

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ: گلشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ ہیولٹ ڈیلیسر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاجِ دعا:۔ اقبال احمد جاوید مع برادران، جے۔ این روڈ لائینز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J. C. ROAD, BANGALORE-560002.
PHONE NO. 228666.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ **اوشا** پنکھے سلائی مشین کے سیل اینڈ سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM. MOOSA RAZA
PHONE. 605558
BANGALORE-2.

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders
WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002.
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر:۔ 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کُل بنی نوع کی ہمدردی کرو!"

(سراج منیر ص۲۸)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!